ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے (حدیث نبویؐ)

SPEAKER
Manchester/ Gujrat

روزنامہ سپیکر

مانچسٹر
گجرات

جہاں فروخت ہوتا ہے
قیمت: ایک پونڈ

چیف ایگزیکٹو
مقبول الٰہی بٹ

چیف ایڈیٹر
محبوب الٰہی بٹ

فری اخبار

18 اپریل 2024ء

نیب سے کلین چٹ ملنے کے بعد میاں نواز شریف اچانک سیاست میں متحرک ہوگئے

میاں نواز شریف نے مسلم لیگ ن کی صدارت سنبھالنے کا فیصلہ کرلیا

نواز شریف کا ڈویژن سطح پر کارکنوں سے ملاقاتوں کا فیصلہ، نعیم اشرف بٹ نے خبر بریک کردی

لاہور (نمائندہ سپیکر) مسلم لیگ ن کے قائد میاں محمد نواز شریف نے نیب سے کلین چٹ ملنے کے بعد فوری طور پر سیاسی معاملات پر توجہ دینی شروع کر دی ہے اور انہوں نے یہ عندیہ بھی دیا ہے کہ وہ پارٹی کی صدارت خود سنبھالیں گے جبکہ پارٹی کے سیکرٹری جنرل کو بھی تبدیل کردیا جائے گا۔ تازہ ترین تجویز میں انہوں نے تمام حکومتی اور پارٹی کے عہدوں کو الگ کرنے کی تجویز دے دی ہے۔ لاہور سے نمائندہ ”سپیکر“ اور اے آر وائی ڈیجیٹل ٹی وی چینل کے انویسٹیگیشن سیل کے ہیڈ نعیم اشرف بٹ نے صبح ہی صبح یہ خبر بریک کرتے ہوئے اس بارے میں مزید (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

پاکستان میں سرمایہ کاری کے حوالے سے جو ہوسکا کرینگے، سعودی وزیر خارجہ

ایس آئی ایف سی کے پلیٹ فارم پر سرمایہ کاری کے حوالے سے انتہائی سنجیدگی دیکھنے میں آئی، فیصل بن فرحان کی گفتگو

اسلام آباد (وسیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) پاکستان کے دورے پر وفد کے ہمراہ آئے ہوئے سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا ہے کہ سرمایہ کاری کے حوالے سے ہم سے جو ہو سکا کریں گے۔ سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے پاکستانی وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے ہمراہ میڈیا بریفنگ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دورہ وزیر اعظم شہباز شریف اور ولی عہد کی ملاقات کا نتیجہ ہے اور یہ دورہ انتہائی مثبت رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کی جانب سے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہیں، اور پاکستان میں سرمایہ کاری کے حوالے سے ہم سے جو ہو سکا کریں گے۔ سعودی وزیر خارجہ نے کہا کہ ایس آئی ایف سی کے پلیٹ فارم پر سرمایہ کاری کے حوالے سے انتہائی سنجیدگی دیکھنے میں آئی۔ شہزادہ فیصل بن فرحان کا کہنا تھا کہ اپنی 35 سالہ سیاسی زندگی میں سعودی عرب سے اتنا بڑا اور اعلیٰ سطح کا وفد پاکستان میں نہیں دیکھا۔ غزہ کے حوالے سے سوال کے جواب میں سعودی وزیر خارجہ نے کہا کہ غزہ کی صورت حال مکمل طور پر بین الاقوامی قوانین کی ناکامی اور ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں 33 ہزار سے زیادہ افراد شہید ہو چکے ہیں، وہاں امداد پہنچانے پر پابندی ناقابل قبول ہے۔ سعودی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ 6 مغربی کارکنوں کے مرنے کے بعد عالمی سطح پر رویہ اگرچہ تبدیل ہوا ہے، مگر بین الاقوامی طور پر ہمیں دہرے معیار اور منافقت کا سامنا ہے۔ ہے۔ تاہم خیال ہے کہ صادق خان اس مسئلے کا کوئی پائیدار حل نکال سکیں گے۔

پی سی بی کا الیکشن کمیشن اور سکروٹنی کمیٹی تحلیل کردی گئی

سکروٹنی کمیٹی کے پانچ ارکان سمیت ایڈوائزر کو بھی فارغ کردیا گیا

لاہور (نعیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) پاکستان کرکٹ بورڈ میں اکھاڑ پچھاڑ کا سلسلہ شروع ہوگیا، الیکشن کمیشن اور اسکروٹنی کمیٹی تحلیل کردی گئی۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ میں گزشتہ ادوار میں سیاسی اور اقربا پروری کی بنیاد پر بھرتی کیے جانے والوں کے گرد گھیرا تنگ کردیا گیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے 31 ارکان کے کنٹریکٹ ختم کردیے، فارغ ہونے والوں میں تین ڈپٹی الیکشن کمشنر، تین اسسٹنٹ ٹو ڈپٹی الیکشن کمشنر شامل ہیں۔ چیئرمین اسکروٹنی کمیٹی ارباب الطاف کا کنٹریکٹ بھی ختم کردیا گیا۔ اسکروٹنی کمیٹی کے پانچ ارکان سمیت ایڈوائزر الیکشن کمیشن کو بھی فارغ کردیا گیا ہے جبکہ مزید افسران کا کنٹریکٹ ختم کیا جائے گا۔

نیب نے نواز شریف کو توشہ خانہ کیس میں کلین چٹ دیدی

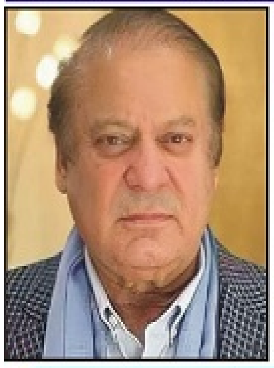

احتساب عدالت میں رپورٹ جمع کروادی گئی

اسلام آباد (وسیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) توشہ خانہ گاڑیوں کے ریفرنس میں نیب نے سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو تفتیش میں کلین چٹ دے دی۔ نیب نے احتساب عدالت میں رپورٹ جمع کروادی جس میں کہا گیا ہے کہ عدالت کا اختیار ہے کہ وہ نواز شریف کو مقدمے سے بری کردے۔ جمع کرائی گئی رپورٹ کے مطابق سپریم کورٹ نے جعلی بینک اکاؤنٹ سے متعلق ریفرنس کی ہدایت کی تھی، نواز شریف نے گاڑی کی رقم جعلی بینک اکاؤنٹ سے ادا نہیں کی۔ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

بے گھری کے خاتمہ کیلئے 10 ملین پونڈ اضافی خرچ کیے جائینگے، صادق خان

تیسری دفعہ لندن کا میئر منتخب ہوکر لندن کے شہریوں کو بے گھری سے بچانا صادق خان کا پہلا ہدف ہوگا

لندن (نعیم واعظ رنمائندہ سپیکر) لندن کے میئر صادق خان جو 2 مئی کو تیسری مرتبہ لندن کے میئر کا انتخاب لڑ رہے ہیں نے واضح کیا ہے کہ اگر وہ تیسری بار میئر لندن منتخب ہوئے تو بے گھر افراد کو رہائش فراہم کرنے کیلئے 10 ملین پونڈ اضافی رقم خرچ کریں گے کیونکہ بے گھری میں اضافے سے لندن کے لوگ پریشان ہیں اور سڑکوں پر سونے والوں کی تعداد میں اضافہ لندن کا سلگتا ہوا مسئلہ بن رہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ سال کے آخری تین ماہ میں 4389 افراد لندن میں سڑکوں پر سو رہے تھے۔ گذشتہ روز اپنے تازہ ترین منشور میں انہوں نے اعلان کیا ہے کہ نئے فنڈز کا استعمال ماہرین کی تشخیص اور مدد فراہم کرنے کیلئے کیا جائے گا تاکہ سڑکوں پر سونے والے انسانوں کو اپنی زندگیوں کی تعمیر نو میں مدد ملے۔ صادق خان کی ٹیم نے واضح کیا ہے کہ وہ میئر کی حیثیت سے اپنی نشست جیتنے کے بعد ان عوامل پر بھی غور کریں گے جن کی بنیاد پر لندن کے شہریوں کو بہتر سے بہتر سہولت دی جا سکے۔ یاد رہے کہ پارلیمنٹ میں بے گھر لوگوں کے سڑکوں پر سونے کو جرم قرار دیا اور انہیں جرمانے کرنے پر حکومت کو بغاوت کا بھی سامنا ہو سکتا۔

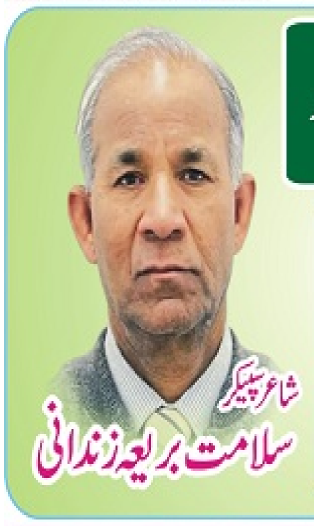

دنیائے اسلام کو عیدالفطر پر مبارکباد

ہم سب کی جانب سے اہلِ اسلام کو عید مبارک ہو
گُل فام و سیاہ فام اور ہر خوش اندام کو عید مبارک ہو
بیت الحرام سے لے کر ہر دارالاسلام تلک یکسر
ہر اہل نام کو زندانی بے نام کو عید مبارک ہو

فوج نے جنرل (ر) فیض حمید کیخلاف الزامات پر انکوائری کمیٹی بنادی

راولپنڈی (وسیم اشرف بٹ) پاک فوج نے سابق ڈی جی انٹر سروس انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) جنرل (ر) فیض حمید کے خلاف نجی ہاؤسنگ سوسائٹی پر دباؤ ڈالنے کے الزامات کی تحقیقات کیلئے کمیٹی تشکیل دے دی۔ ذرائع کے مطابق پاک فوج نے سپریم کورٹ اور وزارت دفاع کی ہدایت پر ادارے کے اندر خود احتسابی کا سلسلہ شروع کردیا (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

حکومت کے پاس ایکس کی بندش کے سوا کوئی راستہ نہیں، وزارت داخلہ

اسلام آباد (نمائندہ سپیکر) سماجی رابطے کی سائٹ ایکس (ٹوئٹر) کی بندش کیخلاف وزارت داخلہ نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں رپورٹ جمع کروادی۔ اسلام آباد ہائی کورٹ میں سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس (ٹوئٹر) کی بندش کے خلاف درخواست کی سماعت ہوئی۔ وزارت داخلہ نے عدالت میں رپورٹ جمع کرواتے ہوئے استدعا کی کہ درخواست گزار کا کوئی حق سلب نہیں ہوا اس لیے درخواست خارج (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

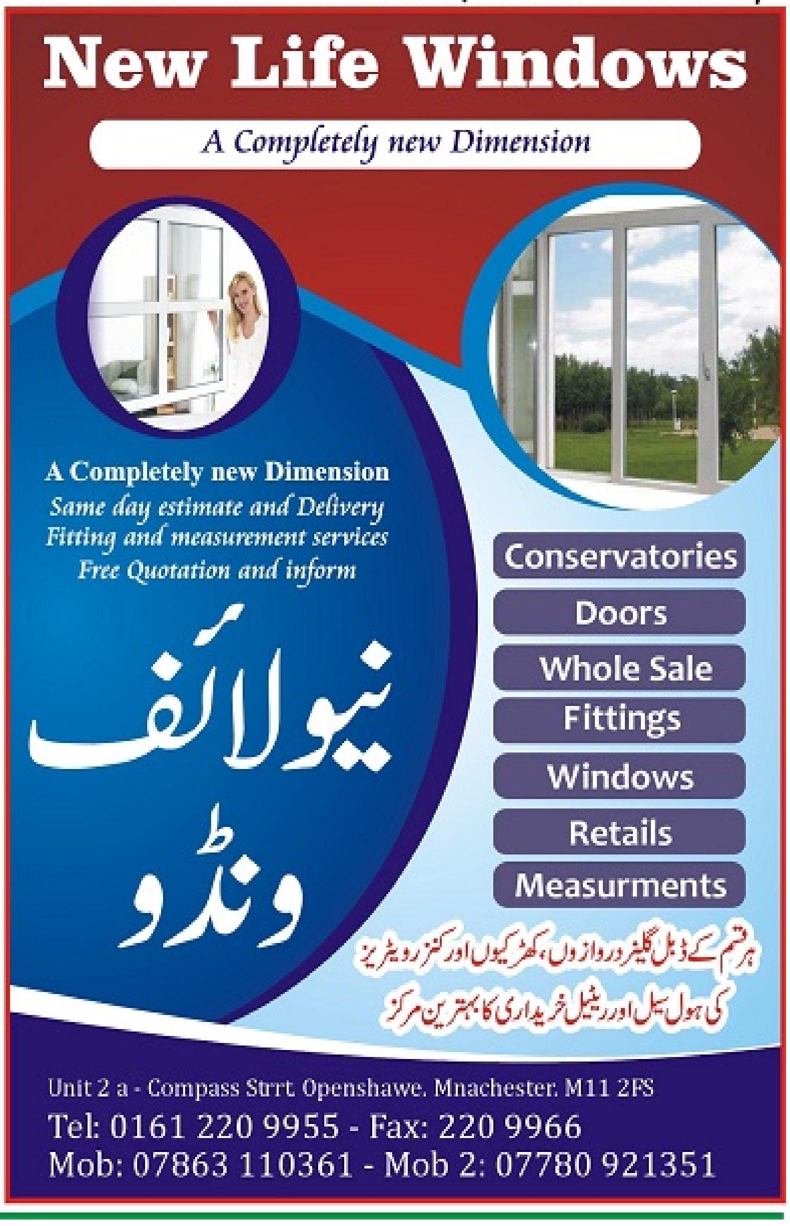

دنیا بھر کے مسیحیوں کے حقوق کا ترجمان

Daily CHRISTIAN TIMES Manchester

روزنامہ کرسچن ٹائمز مانچسٹر

چیف ایڈیٹر: شفیق الزمان 07832109295

ایڈیٹر: نعیم واعظ 07718653237

ریذیڈنٹ ایڈیٹر: پرویز مسیح مٹو 07862241577

غزہ میں انسانی تباہی کا شکار افراد کی مدد کی جائے: پوپ فرانسس

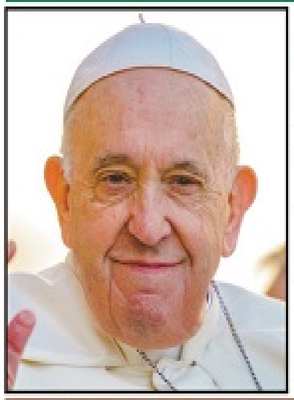

مشرق وسطیٰ کے تنازعے کا حل دو ریاستی فارمولہ ہے: جنگیں مسائل کا حل نہیں ہوتیں

ویٹی کن سٹی (کرسچن ٹائمز نیوز) ویٹی کن سٹی میں ہفتہ وار دعائیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیتھولک مسیحیوں کے روحانی پیشوا پوپ فرانسس نے زور دیا کہ غزہ میں انسانی تباہی کا شکار افراد کی مدد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں صورتحال بہت اذیت ناک ہے۔ انہیں فوری مدد اور جنگ بندی کی ضرورت ہے۔ اقوام عالم غزہ میں جنگ بند کروانے کیلئے کوششیں کریں۔ انہوں نے اسرائیل فلسطین تنازعے کے حل کے طور پر مشرق وسطیٰ میں دو ریاستی حل کا مطالبہ کرتے ہوئے زور دیا کہ دنیا کو تباہی سے بچایا جائے اور ان اقدامات سے مکمل طور پر گریز کیا جائے جو مشرق وسطیٰ تنازع میں کشیدگی بڑھانے کا باعث بن رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ غزہ میں فوری طور پر جنگ بندی کی جائے کیونکہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ آخر دنیا کو مذاکرات کی میز پر ہی آنا پڑتا ہے۔ چنانچہ دونوں فریق آپس میں بات چیت کے ذریعے دو ریاستی فارمولے پر کام کریں تاکہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ تنازعہ اگر بڑھ گیا تو اس سے عالمی جنگ بھی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

پیرس اردو چرچ کی طرف سے ایسٹر پر دعائیہ تقریب

ایسٹر کا تہوار بھائی چارے کا درس دیتا ہے، پاسٹر آصف گل کا خطاب

لیسٹر (جاوید عنایت رنمائندہ کرسچن ٹائمز) اردو چرچ پیرس میں ایسٹر کی دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں فرانس بھر سے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پاسٹر آصف گل نے اپنے ایسٹر کے پیغام میں کہا کہ ایسٹر کا تہوار بھائی چارے کا درس دیتا ہے خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ خداوند یسوع المسیح کا مردوں میں سے جی اٹھنا ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم جھوٹ مکر فریب ریاکاری بری خواہشات کی قبروں سے باہر نکلیں یہی ایسٹر کا حقیقی مطلب ہے۔ پاسٹر عمانوئیل نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں امن و سلامتی کے لیے دعائیں کیں۔ چرچ کے ایلڈر عنصر فاروق نے تمام مومنین کو ایسٹر کی مبارکباد پیش کی اور تمام مومنین کو چرچ میں خوش آمدید کہا۔

ایران اسرائیل کشیدگی کے باعث خام مال کی قیمتوں میں اضافہ

لندن (نعیم واعظ رنمائندہ کرسچن ٹائمز) ابھی دنیا روس یوکرین جنگ کے اثرات سے سنبھلی بھی نہیں اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے نے پوری معیشت کو اپنے کنٹرول میں لے رکھا ہے جبکہ دوسری طرف ایران اسرائیل کشیدگی شروع ہو گئی ہے جس کے بعد عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں بلند ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کی تازہ ترین رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ برینٹ خام تیل 90 ڈالر فی بیرل (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

اردو چرچ پیرس میں ایسٹر کی دعائیہ تقریب سے پاسٹر آصف گل خطاب کر رہے ہیں

بیروزگاری کے باعث بنک آف انگلینڈ گرما میں شرح سود میں کمی کر سکتا ہے

دسمبر تا فروری سہ ماہی میں بے روزگاروں کی تعداد 1.4 ملین تھی: اجرتوں 1.9 فیصد اضافہ معمولی ہے

مانچسٹر (سلیم اختر رنمائندہ کرسچن ٹائمز) برطانیہ میں بیروزگاری کی شرح میں اضافہ کے باعث بنک آف انگلینڈ موسم گرما میں شرح سود میں کمی کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ دسمبر اور فروری کے دوران برطانیہ میں بیروزگار افراد کی تعداد 1.4 ملین تھی جبکہ اجرتوں میں 1.9 فیصد اضافہ معمولی ہے۔ محکمہ شماریات کے مطابق گذشتہ دسمبر اور فروری میں برطانیہ میں بیروزگاری کی شرح 4.2 فیصد رہی۔ دوسری طرف ریکارڈ کی گئی۔ دوسری طرف ملازمتوں میں کمی کی شرح میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ معیشت کے ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ بے روزگاری کے باعث تنخواہوں اور اجرتوں میں کمی کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ محکمہ شماریات نے بے روزگاری میں (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

لندن ہائی کورٹ نے سکول میں نماز ادا کرنے کیخلاف فیصلہ دیدیا

سکول کی ایک طالبہ نے سکول میں نماز کی ادائیگی کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا

لندن (نعیم واعظ رنمائندہ کرسچن ٹائمز) لندن ہائی کورٹ نے ایک مسلم طالبہ میکا ئیلہ کو سکول میں نماز کی اجازت نہ دینے کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ یاد رہے کہ طالبہ نے فیصلے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے اسے امتیازی پالیسی قرار دیا ہے جبکہ سیکرٹری تعلیم نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس سے سکول کے ہیڈ ٹیچر کو اعتماد ملے گا۔ سیکرٹری تعلیم نے اس فیصلے کو سکول کی فتح بھی قرار دیا۔ یاد رہے کہ طالبہ میکا ئیلہ نے سکول میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دیئے جانے پر ہائیکورٹ سے رجوع کیا تھا۔ سیکنڈری سکول کی انتظامیہ نے قبل ازیں عدالت میں یہ موقف اختیار کیا تھا کہ نماز کی اجازت دینے سے طلبہ کے درمیان اتحاد اور اتفاق کا عمل متاثر ہو سکتا ہے۔ سکول کی ہیڈ ٹیچر کیتھرین بربل سنگھ نے کہا ہے کہ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

سیالکوٹ میں 13 سالہ مسیحی بچی کا جبری نکاح ملزمان کی خاندان کو دھمکیاں

مسیحی ایم پی اے شکیلہ جاوید ارتھر طارق گل اور وسیم سندھو مقدمہ درج کروانے میں ناکام

سیالکوٹ رلیسٹر (جاوید عنایت رنمائندہ کرسچن ٹائمز) تھانہ صدر کے علاقہ نیوجر میں 13 سالہ مسیحی بچی کو محمد سیف نے ساتھیوں کے ہمراہ اغوا کر کے اسے اسلام قبول کروا کر اس سے جبری نکاح کر لیا یہ نکاح میرج ایکٹ کی کھلی خلاف ورزی ہے جس کے لیے بچی کے والدین نے ڈسٹرکٹ پولیس افیسر کو ل کر درخواست دے رکھی ہے مذکورہ خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے مقامی مسیحی ایم پی اے شکیلہ جاوید ارتھر طارق گل اور وسیم سندھو نے ڈسٹرکٹ پولیس افیسر سے اندراج مقدمہ کے حوالے سے ملاقات کی تاہم یہ ملاقات بے نتیجہ رہی تا حال مقدمے کا اندراج نہیں ہو سکا سیالکوٹ کے عوامی حلقوں نے تینوں ایم پی ایز کی کارکردگی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے

غریب کا انصاف کب ملے گا؟

7 اپریل 2024ء کو عید کی چھٹیاں منانے کیلئے کراچی میں بیوٹی پارلر پر کام کرنے والی ایک خاتون اپنے کمسن بھتیجے کے ساتھ فیصل آباد جانے کیلئے کراچی سے ملت ایکسپریس پر سوار ہوتی ہے۔ حیدرآباد کے قریب اسی خاتون کو ریلوے پولیس کا ایک اہلکار دیگر مسافروں اور اس کے بھتیجے کے سامنے تشدد کا نشانہ بناتا ہے اور اسے گھسیٹتے ہوئے اس ڈبے سے کسی اور ڈبے میں لے جاتا ہے۔ بھلا ہو جدید ٹیکنالوجی کا وہاں سفر کرتے ہوئے کسی مسافر نے اس تمام واقعہ کی ویڈیو بنا کر وائرل کر دی۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد ریلوے پولیس کے ڈی آئی جی عبداللہ شیخ کا بیان میڈیا میں رپورٹ ہوتا ہے کہ خاتون اور بچے پر تشدد کرنے والے اہلکار کو شناخت کر لیا گیا ہے۔ اس اہلکار کا نام میر حسن ہے اور وہ حیدرآباد میں تعینات ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔ یاد رہے کہ وائرل ہونے والی ویڈیو میں وہ خاتون بار بار دوہائی دے رہی ہے کہ "مجھے کیوں مار رہے ہو۔ مجھے نہیں مارو"۔ خاتون کا نام مریم بتایا جاتا ہے اپنے بھتیجے کے ساتھ مبینہ طور پر بغیر ریزرویشن کے ٹرین میں سوار ہوئی تھی۔

یہ کہانی ڈی آئی جی کے بیان پر ختم نہیں ہوتی بلکہ بہاولپور کے نزدیک چنی گوٹھ کے علاقے میں اس بدنصیب عورت کی لاش ملتی ہے۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق خاتون نے چلتی ٹرین سے چھلانگ لگا کر خودکشی کی ہے۔ دوسری طرف خاتون کے لواحقین سے یہ بیان دلایا گیا کہ اس کا ذہنی توازن درست نہیں تھا۔ ترجمان پولیس کے مطابق مرنے والی خاتون تیس سالہ مریم بی بی کا تعلق جڑانوالہ کے چک نمبر 648 سے تھا۔ مریم بی بی کے بھائی افضل نے الزام عائد کیا ہے کہ اس کی بہن کو چلتی ٹرین سے دھکا دے کر ہلاک کیا گیا ہے۔ گرفتار پولیس اہلکار میر حسن نے بیان دیا ہے کہ مریم بی بی دیگر مسافروں کے ساتھ بدتمیزی کر رہی تھی۔ مسافروں کی شکایت پر میرے منع کرنے پر خاتون نے میرے ساتھ بھی بدتمیزی کی۔ جس پر میں غصے میں آ کر اس پر ہاتھ اٹھایا۔ خاتون پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اس کی کئی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی پائی گئی ہیں اور بہت زیادہ خون بہہ جانے اور دل کا دورہ پڑنے کے باعث خاتون کی موت واقع ہو گئی۔ بی بی سی کے مطابق دو فرانزک ماہرین کا کہنا ہے کہ خاتون کو چلتی ٹرین سے دھکا دیے جانے یا پیر پھسلنے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس تمام واقعے کی مزید تفتیش کیلئے ڈی آئی جی ریلوے ساؤتھ زون کی سربراہی میں ایک چار رکنی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ تیار کرنے والے ماہرین کے مطابق خاتون نے ٹرین نے چھلانگ لگا کر خودکشی کی ہے۔ یہ معاملہ اب کمیٹی کے پاس جا چکا ہے۔ پنجاب کے دور دراز گاؤں سے تعلق رکھنے والی اس بدنصیب خاتون کو انصاف مل سکے گا یا نہیں، کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وطن عزیز میں سفید کو کالا اور کالے کا سفید کرنے اور کہنے والے ہر جگہ اور ہر محکمے میں مل جاتے ہیں۔ برسوں پہلے سیالکوٹ کی تحصیل سمبڑیال میں ایک مسیحی نوجوان فانس مسیح توہین مذہب کے جرم میں گرفتار ہوا۔ اسے اسی دن جیل منتقل کر دیا گیا جہاں اگلے دن اطلاع آئی کہ اس نے اپنے ہی ازار بند سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ اس خبر پر مرحومہ عاصمہ جہانگیر نے تبصرہ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اس بات کی تحقیق کی جانی چاہیے کہ جیل میں فانس مسیح کو ایسے کون سے حالات کا سامنا کرنا پڑا کہ اسے خودکشی پر مجبور ہونا پڑا۔ ظاہر ہے کہ اس بات پر کسی نے کان دھرنے تھے اور نہ ہی تفتیش ہوئی تھی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ریلوے پولیس کے پاس کسی خاتون مسافر کی ٹکٹ چیک کرنے اور تشدد کرنے کا کس نے اختیار دیا ہے؟ پولیس کانسٹیبل نے صرف اس خاتون کو ہی کیوں کسی اور ڈبے میں شفٹ کیا۔ اس کے ساتھ سفر کرنے والے بچے کو کیوں اس کے ساتھ نہ بٹھایا؟ اور اگر اس خاتون نے خودکشی ہی کی تھی تو سوچنے کی بات ہے کہ حیدرآباد سے چنی گوٹھ کے درمیان اس بدنصیب کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے کہ اس کو یہ انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہونا پڑا۔ ہمیں ماننا پڑے گا کہ ہمارے نظام انصاف میں بہت خطرناک قسم کی ناانصافیاں پائی جاتی ہیں۔ اگر ایسا کوئی واقعہ کسی یورپی ملک میں ہوا ہوتا تو سارا حکومتی عدالتی اور سیاسی و انتظامی نظام درہم برہم ہو گیا ہوتا اور پولیس اور انتظامیہ سارے کاموں کو پس پشت ڈال کر اس قتل کی تحقیقات کر رہی ہوتی کیونکہ عوام فوری طور پر اس کے پیچھے چھپے حقائق کو جاننا چاہ رہے ہوتے ہیں اور ان کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ تاہم اپنے وطن میں انسانی جان کی قدر و قیمت اس ایک واقعہ سے ہی جانی جا سکتی ہے کہ صحافی صرف اس خبر کا پیچھا کر رہے ہوتے ہیں جن سے انہیں رقم ملے۔ پولیس اہلکار صرف ان کیسوں کی تفتیش کر رہے ہوتے ہیں جن سے ان کی جیب گرم ہو۔ رہی بات عدالتوں کی تو جب کیس عدالت میں جائے تو ہی عدالت کے نظام کے بارے میں کچھ کہا جا سکے گا۔ پاکستان کے عوام کو نہ اپنے حقوق کا علم ہے اور نہ ہی وہ اپنے حقوق کے بارے میں کچھ کرنے کے قابل ہیں۔ ہر محکمہ ہی عوام کو لوٹنے اور عوام پر تشدد کرنے کی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہے۔

ہو سکتا ہے کہ مرنے والی خاتون مریم نے دوسرے مسافروں کو تنگ کیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ مریم نے پولیس اہلکار سے بدتمیزی کی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا رویہ دوسرے مسافروں کیلئے تکلیف کا باعث بنا ہو۔ مگر ان معاملات کو مثبت طریقے سے بھی نمٹایا جا سکتا تھا۔ کسی خاتون پر جسمانی تشدد کی دنیا کے کسی بھی قانون میں گنجائش نہیں۔ پولیس اہلکار میر حسن کو کس نے یہ اختیار دیا کہ وہ مریم پر جسمانی تشدد کرے؟ یہ جنگل کا قانون ہے۔ ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور پولیس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مریم کے قتل کیس کی منصفانہ اور صاف و شفاف تحقیقات کی جائیں اور اگر مریم نے خودکشی بھی کی ہے تو ان حالات و واقعات سے پردہ اٹھایا جائے کہ وہ کن حالات کے پیش نظر ایسا کرنے پر مجبور ہوئی۔ ورنہ گرفتار پولیس اہلکار میر حسن پر قتل کا مقدمہ درج کیا جائے اور اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔

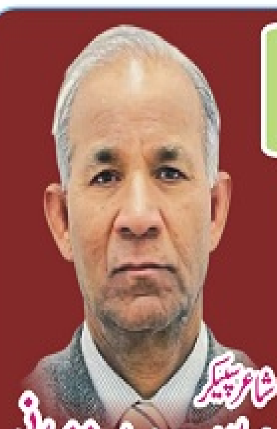

شاعر پیکر
سلامت بریعہ زندانی

1929ء کے مقررہ "رشتہ ازدواج" کی عمر کی توضیح
عدالتِ عالیہ (ہائی کورٹ) کا فیصلہ

قانونیت کی شفافیت سے مقننہ کا وقار روشن
قانونیت کے معیار کا اعتبار و افتخار روشن
"قانون حقِ نکاح" بحکم عدالت عالیہ مرحبا!
ادارے با اختیار ہیں تو زندانی کل اقتدار روشن

سکاٹ لینڈ میں عورتوں کا مردوں کے مساوی تنخواہ کے حصول کیلئے ہڑتال

فالکرک، رینفر شائر اور ویسٹ ڈنبرٹن شائر میں خواتین کا مردوں کے مساوی تنخواہ پر واک آؤٹ

بریڈفورڈ (لالہ محمد یونس، نمائندہ سپیکر) اسکاٹ لینڈ میں سیکڑوں خواتین نے خواتین ورکروں کی تنخواہوں میں اضافے اور انہیں مردوں کی تنخواہوں کے برابر کرنے کیلئے ہڑتال کی ہے۔ خواتین نے خبردار کیا ہے کہ ان کا بہت استحصال ہو چکا ہے۔ چنانچہ وہ مزید ناانصافیوں کو برداشت نہیں کرسکتیں۔ یاد رہے کہ ماضی میں 2018ء میں خواتین نے مردوں کے مساوی تنخواہ کے حصول کیلئے ہڑتال کی تھی اب پھر پرانے زخم تازہ ہوگئے ہیں اور مہنگائی کے باعث عورتیں اپنی تنخواہ کو مردوں کے مساوی لانے کیلئے میدان عمل میں آگئی ہیں۔ 2018ء کی مہم کے بعد گلاسگو کونسل نے خواتین کو تقریباً 500 ملین پونڈ کی ادائیگی کرنی پڑی جبکہ ایک بل کا ابھی مکمل طور پر تصفیہ ہونا باقی ہے۔ مظاہرے کی وجہ چند کونسلوں میں عورتوں کو مردوں کی تنخواہ کے برابر تنخواہ نہ دینا بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ پانچ سو خواتین کارکنوں نے فالکرک، رینفریو شائر اور ویسٹ ڈنبرٹن شائر میں خواتین کی تنخواہوں کو مردوں کے مساوی نہ کرنے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے کونسل کے رول سے واک آؤٹ کیا۔ خواتین کا کہنا ہے یہ پرانا طریقہ کار ہے اور خواتین کو مردوں کی تنخواہ سے کم تنخواہ ملتی ہے۔ یاد رہے کہ سکاٹ لینڈ میں ڈنڈی، پرتھ اور کنروس، انگس، فایف اور مورے میں ملازمت کرنے والی عورتیں مساوی تنخواہ پر اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کر رہی ہیں۔

پاکستان اور بھارت باہمی بات چیت سے مسائل حل کریں

پاکستانی معیشت استحکام کی طرف پیش رفت کر رہی ہے: میتھیو ملر کی بریفنگ

اسلام آباد (وسیم اشرف بٹ، نمائندہ سپیکر) امریکا نے کہا کہ پاکستان اور بھارت بات چیت کے ذریعے مسائل حل کریں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے میڈیا بریفنگ میں کہا کہ پاکستان اور بھارت کو کشیدگی میں کمی کرنے چاہیے۔ دونوں ممالک کو مسائل کا حل بات مذاکرات سے نکالنا چاہیے۔ ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان نے معیشت کے استحکام کے لیے پیش رفت کی ہے۔ پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان اسٹاف لیول معاہدے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ پاکستان کی قرضوں سے نمٹنے کی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ سرحد پار قتل کے الزامات سے متعلق عدم مداخلت کے موقف پر قائم ہیں۔

برطانیہ میں مکانوں کے کرائے بڑھنے سے کرایہ دار پریشان

اجرت میں اضافے سے صارفین کی مشکلات میں کمی نہیں ہوئی: صارفین شدید سٹریس ہیں

مانچسٹر (سموئیل جیکب، نمائندہ سپیکر) ریزولیشن فاؤنڈیشن نے خبردار کیا ہے کہ برطانیہ میں کم آمدنی والے افراد کے مسائل میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے جبکہ کووڈ وباء کے ختم ہونے کے بعد لوگ سخت مالی کسمپرسی کا شکار ہیں۔ معاشی دباؤ کا سب سے بڑا اثر مکانات کے کرایوں اور ضروریات زندگی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کی وجہ سے ہے۔ چونکہ اجرت جوں کی توں ہے جبکہ مصارف زندگی میں بہت اضافہ ہو چکا ہے چنانچہ کم آمدنی والے صارفین کے مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ اگر حکومت اس بارے میں درست فیصلے نہ کرسکی اور کارکنوں کی اجرت میں مکانات کے کرایوں اور دیگر مصارف زندگی کے تناسب سے اضافہ نہ کیا گیا تو اس سے ملک کے عوام مالی بحران کا شکار رہیں گے۔ جس کے باعث ملک میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ گو چند روز قبل برطانیہ میں مزدور کی کم از کم اجرت میں اضافہ ہوا ہے مگر مکانات کے بڑھتے ہوئے کرائے کے پیش نظر یہ اضافہ بھی کوئی تبدیلی نہیں لاسکے گا۔ ریزولیشن فاؤنڈیشن کے مطابق آئندہ تین سالوں میں کرایوں کی اوسط اضافہ کی شرح تیرہ فیصد تک ہے جبکہ قیاس ہے کہ 2027ء تک ہر سال اوسط کرایوں میں 4.2 فیصد اضافہ ہوسکتا ہے۔ جبکہ کارکنوں کی اوسط آمدنی میں 7.5 فیصد اضافہ ہوگا۔ گو موجودہ ٹوری حکومت کرایہ داروں کو بیدخلی سے بچانے کیلئے بہت سے اقدامات کر رہی ہے مگر اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے نظر نہیں آ رہے۔ تھنک ٹینک ریزولیشن فاؤنڈیشن کے مطابق حکومت کو تنخواہوں میں اضافے کے ساتھ ایسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس سے کرائے داروں کو تحفظ مل سکے۔

سیالکوٹ: جے ساہیاں میں نامعلوم شرپسندوں کی کیمروں کی تاریں کاٹ کر توڑ پھوڑ

پولیس نے ملزموں کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی: شفاف تفتیش کی جائے: مسیحی راہنما

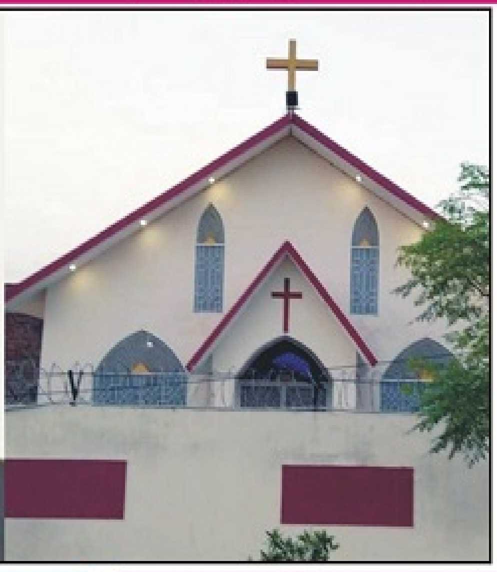

لیسٹر (جاوید عنایت، نمائندہ کرسچن ٹائمز) تھانہ کینٹ سیالکوٹ کے علاقے جے ساہیاں میں ریورنڈ ڈاکٹر آئی ڈی شہباز میموریل پریس بیٹیرین چرچ جے ساہیاں میں نامعلوم غنڈہ عناصر نے چرچ کے تالے توڑ کر چرچ میں داخل ہونے کی کوشش کی ریورنڈ ڈاکٹر آئی ڈی شہباز میموریل چرچ میں لگے کیمروں کی تاریں کاٹ کر واردات کی کوشش کی گئی۔ چرچ کے انچارج پاسٹر سمر الزمان نے جرنلسٹ جاوید گل کو بتایا کہ ایسٹر کی عبادت کے بعد چرچ کو مکمل طور پر حفاظتی انتظامات کے ساتھ تالے لگا دیئے گئے تھے لیکن کچھ شرپسند عناصر نے گزشتہ روز سوموار کی رات چرچ کے تالے توڑے اور چرچ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ پاسٹر سمر الزمان کا کہنا ہے کہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کون لوگ تھے جنہوں نے چرچ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ کچھ شرپسند عناصر (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

سینئر صحافی رانا ارشاد کے ایصال ثواب کیلئے تعزیتی ریفرنس

تقریب میں رانا ارشاد مرحوم کی صحافتی خدمات کو سراہا گیا اور ان کی مغفرت کیلئے دعا

نیوکاسل (ڈاکٹر پرویز بھٹی، نمائندہ سپیکر) ڈسکہ پریس کلب ڈسکہ کے زیر اہتمام سینئر صحافی رانا محمد ارشاد مرحوم کے ایصال ثواب نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں رانا محمد ارشاد سمیت ڈسکہ کے سینئر صحافیوں جو کہ اس دار فانی سے کوچ کر چکے

کیلئے ایک تعزیتی ریفرنس بمقام مغل ہال میں منعقد ہوا۔ تعزیتی ریفرنس ایم این اے محترمہ نوشین افتخار، صوبائی وزیر بلدیات میاں ذیشان رفیق، سابقہ چیئرمین بلدیہ ڈسکہ خواجہ عاطف پاشی، مولانا ایوب خان، میاں محمد اشرف، رانا شاہد سہیل، سینئر صحافی مرزا آفتاب یوسف ڈسکوی، پرویز عالم بٹ، رانا غلام مصطفےٰ، توحید اقبال بٹ، محمد افضل منشا، محمد عظیم بٹ، محمد صدیق گجر ایڈووکیٹ، میاں یعقوب، امتیاز عزیز بھٹی ایڈووکیٹ و دیگر ہیں تمام کی صحافتی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور ان کے بلند درجات اور مغفرت کیلئے دعائے خیر کی، فاتحہ خوانی اور دعا حافظ محمد احسان الحسنی نے کروائی، تعزیتی ریفرنس میں ہمایوں مغل، فورمین محمد آصف سیٹھی، تنویر مغل بلا ستارہ ایدھی ضلع سیالکوٹ، سجاد احمد مغل، ورے خان، صدر ڈسکہ یونین آف جرنلسٹ سلیم عباس بخاری، حسن علی طاہر، میاں عمر فاروق، لالہ احسان انصاری، حاجی زاہد جہانگیر، چوہدری (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

امارات میں طوفانی بارش، پاکستان آنے اور جانے والی پروازیں متاثر

اسلام آباد (نمائندہ سپیکر) دبئی سمیت متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں شدید بارشوں کے باعث پاکستان آنے اور جانے والی پروازوں کا شیڈول متاثر ہوگیا۔ ذرائع کے مطابق دبئی ایئرپورٹ کے رن وے پر پانی کھڑا ہونے کے باعث ملکی اور غیر ملکی فلائٹ آپریشن تعطل کا شکار ہے۔ دبئی سے پاکستان آنے والی پروازیں متاثر ہونے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

عیدالاضحیٰ 16 جون کو ہونے کا امکان: مصری ادارہ

عیدالاضحیٰ کا چاند نظر آنے کے اعلان کے بعد ہی حتمی رائے قائم کی جاسکے گی

لاہور (نعیم اشرف بٹ، نمائندہ سپیکر) مصر کے فلکیاتی ادارے جیو فزیکل ریسرچ نے دعویٰ کیا ہے کہ عیدالاضحیٰ 16 جون کو ہونے کا قوی امکان ہوگا۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ عید الفطر جیسا خوبصورت تحفہ دیکر جا چکا ہے اور اب دنیا بھر کے مسلمان اسلامی کیلنڈر کے آخری مہینے ذی الحجہ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ ذی الحجہ میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے دنیا بھر سے مسلمانوں کی بڑی تعداد مکہ معظمہ پہنچتی ہے اور اس ماہ میں سال کی دوسری عید مذہبی جوش و (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

قائداعظم یونیورسٹی شعبہ جاتی کارکردگی میں عالمی سطح پر بہترین جامعات میں شامل

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے 12 شعبہ جات کی کارکردگی کو بین الاقوامی معیار کی حامل قرار دیتے ہوئے دنیا بھر کی جامعات کے بہترین 201 سے 205 اداروں کی فہرست میں شامل کرلیا گیا۔ عالمی ادارے کیو ایس کی جانب سے مضامین کے اعتبار سے جامعات کی رینکنگ جاری کر دی ہے، جس میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے 12 شعبہ جات بہترین عالمی اداروں (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

اڈیالہ جیل کے کمرہ عدالت کی دیواریں مزید بلند، عمران خان سے سوال کرنے پر پابندی

راولپنڈی (نامہ نگار) راولپنڈی اڈیالہ جیل میں کمرہ عدالت کا نقشہ تبدیل کر دیا گیا، کمرہ عدالت میں تین شیشے اور لکڑی کی دیواروں کی اونچائی 9 فٹ کر دی گئی۔ عدالت کی جانب سے میڈیا باکس میں کوریج کے لیے ایس او پیز کا حکم نامہ چسپاں کر دیا گیا، میڈیا باکس میں کیمرہ بھی نصب کر دیا گیا۔ ایس او پیز کے مطابق میڈیا بانی پی ٹی آئی اور وکلا سے کمرہ عدالت میں سوال نہیں کر سکے گا اور سوال (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

حکومت نے نئی امیگریشن پالیسی کا اطلاق کر دیا

فیملی اور دیگر نوعیت کے ویزوں کی فیسوں میں اضافہ کر دیا گیا

مانچسٹر (سلیم اختر، نمائندہ سپیکر) حکومت برطانیہ نے برطانیہ آنے کیلئے کم از کم تنخواہ کی نئی شرح کا اطلاق گذشتہ ہفتے کر دیا۔ کم از کم اجرت کا نیا قانون برطانیہ آنے والے تارکین وطن کی آمد کو روکنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ حکومت نے حال ہی میں ہائی اسکلڈ ویزا اور فیملی ویزا کی مد میں کم از کم تنخواہ کی شرح میں اضافہ کیا ہے۔ جس کے تحت اب ویزے کیلئے پوائنٹس اسپیڈ سسٹم کے تحت درخواست دینا ہوگی نیز ویزا کیلئے اب جاب کی پیشکش اور تنخواہ کی نئی شرح کی شرائط کو پورا کرنا ہوگا۔ جس کے مطابق کم از کم تنخواہ کی حد 38,700 پونڈ کر دی گئی ہے۔ تاہم تنخواہ کی نئی شرح کا اطلاق ہیلتھ اینڈ سوشل کیئر، ٹیچروں پر نہیں ہوگا جبکہ فیملی ویزہ کی تجدید پر بھی یہ قانون لاگو نہیں ہوگا۔ دوسری طرف یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ بیرون ملک سے آنے والے کیئر ورکر اپنے خاندان کے زیر کفالت افراد کو برطانیہ نہیں لاسکیں گے۔ اسکلڈ ورکر ویزہ کیلئے اپلائی کرتے ہوئے 719 سے 1500 پاؤنڈ تک کی فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ تاہم اب اس میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ویزہ کی درخواست دینے والے کو سالانہ ہیلتھ اینڈ کیئر سرچارج کی مد میں جو 624 پونڈ ادا کرنا پڑتا ہے اس میں اضافہ کر کے 1,035 پونڈ کر دیا گیا ہے۔ تاہم ایسے شعبے، جن میں ورکرز کی کمی ہے وہاں کم تنخواہ کے ذریعے بھی خواہشمند افراد ویزا کیلئے مطلوبہ پوائنٹس حاصل کرسکیں گے۔ قبل ازیں مقامی آجروں کو یہ سہولت حاصل تھی کہ وہ فارن ورکروں کو مقامی ورکروں کی نسبت 80 فیصد (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

برطانیہ کی مختلف شہروں میں سراج المنیر اکانفرنسز کا انعقاد

کانفرنسیں نیو کاسل ' لندن ' برمنگھم اولڈہم ' مانچسٹر ' شیفیلڈ اور بریڈفورڈ میں منعقد ہوں گی

مانچسٹر/ نیوکاسل/ کیتھلے (پرویز مسیح سے/ ڈاکٹر پرویز بھٹی نمائندگان سپیکر) برطانیہ کے مختلف شہروں میں سراج المنیر ا کانفرنسیں منعقد ہوں گی جن کے تفصیلات ذیل میں درج ہیں -کیتھلے سے قاری ارشد بھگاروی کی اطلاع کے مطابق اس سلسلے کی ایک کانفرنس بروز ہفتہ 20 اپریل کو نماز ظہر سے نماز مغرب تک جامع مسجد غوثیہ سکپٹن روڈ کیتھلے میں منعقد ہوگی جس کے مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر پیر ساجد الرحمن سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بگھار شریف ہوں گے-اس موقع پر دیگر علماء اور نعت خوان حضرات بھی شامل ہوں گے -نیوکاسل سے نمائندہ سپیکر کے مطابق برطانیہ کے دیگر شہروں کی طرح سالانہ ایک روزہ کانفرنس سراج منیرا 27 اپریل 2024 کو بلال جامع مسجد نیوکاسل یوکے میں گزشتہ سالوں کی طرح شان وشوکت کے ساتھ منعقد کی جائے گی- ان خیالات کا اظہار رشید منیر نے نمائندہ سپیکر ' سے گفتگو کرتے ہوئے کیا-انہوں نے مزید کہا کہ اس سالانہ کانفرنس میں حضرت عامر عبدالقدیر انور شیخ آل سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ اور قاصمیہ فیاضت حضرت عامر محمد اکرم اعوان خصوصی شرکت کریں گے -یادرہے کہ یہ کانفرنس یوکے کے مختلف شہروں میں منعقد ہوگی-سراج المنیر اکانفرنس کی مختلف شہروں میں انعقاد کی تفصیل کچھ یوں ہے -لندن میں 19-20 اپریل -برمنگھم میں 21-22 اپریل- اولڈہم میں 23 اپریل -مانچسٹر میں 24 اپریل -شیفیلڈ میں 25 اپریل- بریڈفورڈ میں 26 اپریل-نیوکاسل میں 27 اپریل -گلاسگو میں 28 اپریل ہوگی- رشید منیر کے مطابق ان کانفرنسوں کا مقصد لوگوں کو دین کی درست تعلیم دینا ہے اور امید ظاہر کی کہ ان کانفرنسوں میں جوق در جوق مسلمان شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے-

سی پی ڈی آئی کی طرف سے امن کے قیام کیلئے ورکشاپ

مقامی حکومتوں کے امن کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے کے حوالہ سے تبادلہ خیال

فیصل آباد (آفتاب نواز رنمائندہ کرسچن ٹائمز) سی پی ڈی آئی کے تعاون سے ویمن شیلٹرز آرگنائزیشن نے یاسر ٹاؤن سمندری روڈ فیصل آباد میں افراد باہم معذور' خواجہ سراء' کونسلرز' نوجوان' مسیحی و مسلم مذہبی لیڈروں اور برادری کے ہمراہ لوگوں کو بااختیار بنانے اور مقامی حکومتوں میں امن کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے کے حوالہ سے ورکشاپ ٹریننگ کا اہتمام کیا۔ شوکت جاوید فوکل پرسن سی پی ڈی آئی نے شرکاء ورکشاپ ریورنڈ فادر ذیشان ' میڈم رضیہ عزیز ' (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

امریکا کی ایران کو نئی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکا نے دھمکی دی ہے کہ آنے والے دنوں میں وہ ایران پر مزید پابندیاں عائد کرے گا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی وزیر خزانہ جینٹ ییلن نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے دنوں میں ایران پر نئی پابندیاں عائد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس سے ایران کی تیل کی برآمدات کم ہو جائیں گی۔ ان خیالات کا (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

فیصل آباد: CPDI کے تعاون سے ویمن شیلٹرز آرگنائزیشن کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام سے ریورنڈ فادر ذیشان' میڈم رضیہ عزیز' شوکت جاوید و دیگر خطاب کر رہے ہیں

پاکستان کے دینی مدارس اور بچوں کا استحصال

پاکستان اس وقت خواتین کے رہنے کیلئے خطرناک جگہوں میں شمار ہوتا ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے کہ پانچ خطرناک ترین ملکوں میں پاکستان کا نمبر چوتھا ہے -پہلے' دوسرے اور تیسرے نمبر پر بالترتیب افغانستان' ایران اور شام شامل ہیں ۔ مگر وہ دن دور نہیں جب پاکستان نمبر ایک پر پہنچ جائے کیونکہ بظاہر حالات و واقعات ایسے ہی نظر آتے ہیں ۔ (آپ کو لاہور میں عربی کیلی گرافی کا لباس پہننے والی خاتون کو ہراس کرنے اور جان سے مارنے والا واقعہ یاد ہوگا) -یہ پاکستان نہ صرف خواتین بلکہ بچوں کیلئے بھی قطعاً محفوظ جگہ نہیں۔ کیونکہ گذشتہ چند سالوں میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات میں تیس سے چالیس فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے اور ان واقعات میں ملوث پاکستان کے دینی مدارس سرفہرست نظر آتے ہیں ۔ کیونکہ غور طلب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو پاکستان مذہبی انتہاء پسندی کی بلندی تک پہنچا ہوا ہے جہاں توہین رسالت کی سزا سرتن سے جدا کے نعرے لگا کر اور غیر ملکی ریسٹورینٹ کو جلا کر اسلام کا بول بالا کیا جا رہا ہے تو کہیں مسیحیوں اور احمدیوں کی عبادت گاہوں کو تباہ کر کے اسلام کے امن پسند ہونے کا ثبوت دیا جا رہا ہے ۔ مگر دوسری طرف پاکستان کے مذہبی اداروں اور مدارس کے نام نہاد ملا اور علماء اپنے مکروہ اور غلیظ کردار سے نجانے کس مذہبی تعلیم کا پرچار کر رہے ہیں ۔ جہاں روزانہ نجانے کتنے معصوم بچوں ' یہاں تک کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے-

جہلم میں گذشتہ روز جس ملا کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا' یہ کوئی نیا واقعہ تو نہیں ہے' ہم نے تو یہاں تک کہ ایک مفتی عزیز الرحمن کی گھناؤنی ویڈیو تک سوشل میڈیا پر دیکھی ہے ۔ جو اس مفتی کی جنسی زیادتی سے متاثر نوجوان نے شئیر کی تھی ۔ مگر اس معاملے کو دبا دیا گیا تھا۔ مذکورہ واقعہ میں جہلم کے اس ملا کا ڈی این اے ٹیسٹ ہونے گیا ہے مگر یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ڈی این اے ٹیسٹ سے ثابت کیا ہوگا ؟ کیونکہ ان واقعات کو نجانے کتنا عرصہ گزر چکا ہے ۔ جس کے باعث بہت سے بچے خوف اور ڈر کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں اور جب کبھی ان کے والدین کو علم بھی ہو جائے تو وہ بھی معاشرے میں بدنامی کے ڈر سے ایسے واقعات کی رپورٹ درج نہیں کرواتے - دوسرا اگر ان واقعات کی رپورٹ درج ہو بھی جائے' تو پولیس پر مذہبی گروہوں کا اتنا خوف ہوتا ہے کہ ایف آئی آر درج کرنے میں حیل حجت کا سہارا لیتے ہیں ۔ اس سے جسمانی شہادت ضائع ہو جاتی ہے اور اگر ایف آئی آر درج ہو بھی جائے تو پولیس والدین کو مک مکا یا معافی نامہ کرنے پر اکساتی ہے ۔ اور اگر ایک بار معافی مل جائے تو ملزم کے خلاف مزید تحقیقات روک دی جاتی ہے۔

گذشتہ ہفتے فیصل آباد کے قریب ہونے والے تاندلیانوالہ کے واقعہ میں ملوث امیر معاویہ کے کیس میں ایسا ہی ہوا کہ نہ صرف والدین کو ڈرا دھمکا کر معافی نامہ

تحریر: طلعت گل

کروایا گیا اور ملزم کو چھوڑ دیا گیا اور یہ سب علاقے کے ایک نامی گرامی عالم کی سرپرستی میں ہوا۔ والد کے پہلے اور آخری بیان میں واضح تضاد تھا۔ والد کا یہ بیان کہ میں نے رضائے الٰہی کیلئے معاف کر دیا جبکہ وہ عالم صاحب بضد ہیں کہ بچے کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی بلکہ والد کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ مگر والد کا پہلا بیان اس کا کھلا ثبوت ہے کہ اسے ڈرایا دھمکایا گیا ہے ۔ پھر والد کا یہ بیان کہ رضا الٰہی کیلئے اس نے معاف کر دیا ہے ۔ یعنی کوئی تو خطاء ہوئی تھی ۔ جس کے بعد امیر معاویہ کو رہا کر دیا گیا تھا۔ بعد میں صوبہ پنجاب کے اعلیٰ افسران کی مداخلت سے اس کو گرفتار کیا گیا۔ اس طرح کے درجنوں واقعات ہیں جو رپورٹ نہیں ہوتے ۔

مذہبی ہونا کوئی بری بات نہیں مگر خود کو کامل اور افضل سمجھنے کا جنون آپ کو انتہاء پسندی' شدت پسندی کی ایک ایسی نہج پر لے جاتا ہے کہ تمام اخلاقی اور سماجی اقدار کی دھجیاں اڑا دیتا ہے۔ اس میں سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ آپ اپنے کسی بھی برے یا مکروہ فعل پر بھی ندامت اور شرمندگی کی بجائے' اس پر فخر اور غرور محسوس کرتے ہیں ۔ ہم نے توہین مذہب کے نام پر ہجومی اموات اور تشدد اور قتل کرنے والوں کو ہمیشہ ایسے ہی فخریہ بیانات اور نعرے لگاتے دیکھا ہے بلکہ لوگوں کو انہیں کندھوں پر بٹھائے بھی دیکھا ہے ۔ ممتاز قادری اور اسی جیسی کئی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

مذہب کو لے کر ہر ملک میں ہی لوگ حساس ہوتے ہیں ۔ مغرب میں گرجا گھروں میں پادریوں کے ہاتھوں بچے جنسی زیادتی کا شکار ہوتے رہتے ہیں ۔ یہاں تک کہ ویٹی کن سٹی میں فادر نوجوان پادریوں کو جنسی زیادتیوں کا نشانہ بناتے رہے ہیں - مندروں میں پجاری داسیوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں کرتے رہے ہیں مگر یہ واقعات رپورٹ ہوتے رہے ہیں اور ان پر کاروائیاں بھی ہوتی رہی ہیں ۔ لیکن پاکستان میں آج تک اس بارے میں کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا۔ جنسی زیادتیاں رپورٹ بھی ہو رہی ہیں مگر ملا کبھی ان واقعات کی مذمت نہیں کرتے ۔ پاکستان میں ملائیت انتہائی بااثر ہے جہاں ایک طرف حکومت ان مذہبی عناصر کو اپنے سیاسی مفادات کیلئے استعمال کرتی چلی آ رہی ہے' تو دوسری طرف سیاستدان اپنے ووٹ بنک کو سہارا دینے کیلئے ان مذہبی سیاسی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں ۔ اسی لئے پاکستانی حکومتیں ان مذہبی عناصر کے خلاف کوئی کیس بنانے میں ہچکچاہٹ سے کام لیتی ہیں

پاکستان میں جہاں جنسی معاملات پر بات کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے وہاں ان زیادتیوں پر نہ ہی تو بات کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کا اقرار کیا جاتا ہے- لمبی داڑھی' جبہ اور دستار پہنے ان مولویوں کی منافقت کا عالم یہ ہے کہ عوام کی ہمدردی کیلئے یہ ایسا حلیہ بناتے ہیں کہ بند کمروں میں کالے کارنامے کر سکیں اور عوام میں بیٹھ کر بنا داڑھی والوں پر لعن طعن اور تنقید کرتے ہیں ۔ مجھے یہ بات کہنے میں اتنی تکلیف اور دکھ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں جنسی زیادتی کا شکار ہونے والے بچوں اور جوانوں کی نفسیاتی اور ذہنی تکلیف کی کسی کو فکر نہیں ہوتی بلکہ اس سے زیادہ ان مذہبی گروہوں سے خوف کی ہوتی ہے -لڑکیوں کے معاملے میں عزت اور غیرت کا سوال کھڑا ہوتا ہے- بیچارے معصوم بچوں کی عزت کی کوئی بات نہیں کرتا۔

مذہبی طبقے کی پاکستانی معاشرے اور سیاست میں اتنی مضبوط حیثیت ہے کہ اگر کوئی ان کے خلاف اقدام لینے کی کوشش کرے تو یہ لوگ اپنا بھرپور اثر و رسوخ استعمال کر کے ان معاملات کو سختی سے دبا دیتے ہیں ۔ اس کا صرف ایک حل ہے کہ والدین اپنے بچوں کو ان مدارس سے دور رکھیں اور دین کی تعلیم اپنی نگرانی میں اپنے گھر میں دلوائیں ۔ مجھے ان والدین پر بہت حیرت اور تاسف ہوتا ہے کہ اتنے پے درپے واقعات ہونے کے باوجود وہ کیوں اپنے بچوں کی زندگیوں کو جہنم بنانے کے درپے ہیں ۔ وہ کیوں نہیں سوچتے کہ ان کی آنے والی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی ۔ وہ کیسے ایک صحت مند ذہنی اور جسمانی زندگی گزاریں گے - یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہر والدین کو سوچنے کی ضرورت ہے-

نوسرباز سیاست دانوں سے ہوشیار باش

جلے پاؤں کی بلی کی طرح نوسرباز سیاست دان مذہب کارڈ کھیلنے کیلئے برطانیہ میں بھی حرکت میں

مقدسہ بانو

آ چکے ہیں ۔ مساجد کو سیاست کیلئے تاریخ اسلام میں بھی استعمال کیا گیا تھا۔ اور پیغمبر اسلام نے اپنے زندگی میں ہی مسجد ضرار کو جلا دینے کا حکم دیا تھا۔ عبادت گاہیں سیاسی گٹھ جوڑ کیلئے نہیں بنائی جاتی ہیں ۔ دین کے فروغ اور خدا کی حمد و ثناء کیلئے مقدس مقام کی بے حرمتی کر کے چند نام نہاد سیاسی , سماجی و مذہبی رہنما چند دن کی میڈیا پر تشہیر کو اپنا مشن بنائے بیٹھے ہیں ۔ کبھی فلسطین کے جھنڈے پہ سیاست اور کبھی فرقہ پرستی کی گیم ۔ مساجد کو اکھاڑا بنا کر چندہ حاصل کرنے کیلئے جب چاہا کسی کو بھی مائیک پکڑا کر منبر رسولﷺ پر کھڑا کر دینا کون سے دین کا حصہ ہے ۔ بے لگام گھوڑے کی طرح پارٹیاں بدلنے والوں کو کوئی کیسے اپنے مذہب کے ساتھ کھیلنے کی اجازت دے سکتا ہے ۔ سیاست چمکانے کی خاطر کیا کلمہ گو دین اور عقیدے کو بھی نیلام کریں گے ۔ برطانیہ میں فرقہ وارانہ انارکی پھیلا کر کوئی کتنا آگے جا سکتا ہے ۔ جن کے اپنے پیروں تلے زمین نہیں وہ کسی بھی شخص کو باآسانی ورغلا کر فلسطینیوں کی کسمپرسی کی داستانیں سنا کر کتنے دن سیاست کر سکتا ہے ۔ شہداء فلسطین کی تدفین کرتے وقت کب کسی نے پوچھا کہ شہید ہونے والے کا مسلک سنی ہے شیعہ یا وہابی ۔ وطن کی آزادی کی خاطر شہید ہونے والوں کی حب الوطنی کو مسلکی شر سے خدارا پاک رکھیں ۔

خدارا سیاست کریں ۔ نفرتوں کے بیج مت بوئیں کہ ہمارے ہی بچے ان فصلوں کو کاٹتے کاٹتے لہولہان ہو جائیں-

ایک کہانی ۔ ایک ملاقات

آج میری ملاقات کیتھلک بورڈ آف ایجوکیشن بلوچستان کے ایک استاد محترم سے ہوئی ۔ بہت سے موضوعات پہ بات چیت ہوئی ۔ اور ان کی باتوں نے مجھے بے حد پریشان کیا ۔ جب انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی زندگی کا نصف حصہ کیتھلک بورڈ میں بطور استاد اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے گزرا ہے اور آپ اپنی زندگی کے اہم موڑ پر آ کھڑے ہیں جہاں پریشانی اور مشکلات کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ نہ ہی باقی اداروں کی طرح میڈیکل فیسلٹی ۔ نہ ہی اچھی گریجویٹی پینشن اور نہ ہی کوئی اور حل جس سے وہ اپنے بچوں کی تعلیم اور صحت اور خاندان کی کفالت کر سکیں کیونکہ بطور استاد جو اجرت انہیں مہینے بھر میں ملتی تھی' اس سے مشکل سے ہی خاندان کا گزر بسر ہوتا تھا اور اب چونکہ وہ کمزور ہو چکے ہیں تو وہ نہایت پریشان ہے کہ میرا کیا ہوگا ۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مستقبل کیا ہوگا۔ میں کچھ سوالات احباب اختیار سے کرنا چاہتا ہوں جو اس سسٹم کو چلا رہے ہیں:-

1- کیا ہم نے ان ایمپلائز کو ہیلتھ کور یج دی۔

2- کیا ہم نے ان کے بچوں کو مفت میں تعلیم دی۔

3- کیا ہم نے ان کی خدمات کے برعکس ان کو ایک اچھا ہینڈسم سیلری پیکج دیا۔

4- کیا ہم نے اپنے ملازمین کو ہاؤسنگ سکیم یا گھر بنا کے دیے جن سے ان کی زندگی میں آسانی پیدا ہو سکے۔

5- کیا ادارہ ہوتے ہوئے ہم نے ان کی لائف انشورنس

تحریر: فرحان یونس

یا میڈیکل انشورنس کروائی۔

اساتذہ کو بہت سے مسائل درپیش ہیں مگر کچھ مسائل میں اس تحریر میں بیان نہیں کر سکتا ۔ صرف اپنی چھوٹی سی التجاء اپنے چوپان اعلیٰ بشپ خالد رحمت چیئرمین کیتھولک بورڈ آف ایجوکیشن کو استاد کی جانب سے پہنچانا چاہتا ہوں ۔ اور التجا کرتا ہوں کہ ایک پرمسرت محفل کا اہتمام کر کے اپنے کیتھولک بورڈ کے تمام ایمپلائیز کی دادرسی کریں اور ان کے مسائل کو سنا جائے اور ان کا حل نکالا جائے شکریہ۔

روزنامہ سپیکر
مانچسٹر گجرات
SPEAKER
Manchester/ Gujrat

18 April 2024

اداریہ

خدارا خیال کریں

مشرق وسطیٰ کی صورت حال پہلے ہی اسرائیل کی طرف سے غزہ کے مظلوموں پر مسلسل چھ ماہ سے زائد عرصے سے عرصہ حیات تنگ ہونے کی وجہ سے دگرگوں ہے- گولہ باری ایک طرف اسرائیل نے غزہ کے لوگوں کا محاصرہ کر کے انہیں غزہ چھوڑنے کیلئے ''محفوظ راستہ'' بھی نہیں دیا جبکہ محصورین کو غذا 'ادویات اور دیگر ضروری اشیاء کی ترسیل پر قدغن لگا رکھی ہے- ہزاروں ٹرک امدادی سامان سے بھرے ہوئے غزہ کی سرحد پر کھڑے ہیں مگر انہیں غزہ میں داخل نہیں ہونے دیا جا رہا- اسرائیل نے غزہ میں کام کرنے والے چیرٹی ورکروں کو بھی نشانہ بنایا ہے اور کئی چیرٹی ورکر ہلاک ہو چکے ہیں- ان چیرٹی ورکروں میں برطانیہ کے افراد بھی شامل ہیں جس پر برطانیہ کی حکومت نے احتجاج بھی کیا ہے- اب تک غزہ میں چالیس ہزار سے زائد نہتے شہری جن میں اکثریت بچوں اور عورتوں کی ہے شہید ہو چکے ہیں جبکہ ان گنت زخمی اور ان حملوں کی پاداش میں اپاہج یا معذور ہو چکے ہیں- ادویات کی قلت اور صحت کی سہولتیں نہ ہونے کے باعث غزہ میں انسانی بیماریاں اور وبائیں پھیل رہی ہیں- ایسے میں پوری دنیا اسرائیل سے مطالبہ کر رہی ہے کہ غزہ کے خلاف جنگ فوری طور پر بند کی جائے- دوسری طرف اسرائیل انتہائی ڈھٹائی سے غزہ کے مظلوموں کے خلاف عالمی جنگی قوانین کی مسلسل خلاف ورزی نیز جنگی جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے-

تاہم جنگ میں نیا موڑ تب آیا جب اسرائیل نے غزہ کے مظلوم شہریوں کی حمائت میں بولنے پر شام میں ایران کے قونصلیٹ آفس پر بم پھینکے جس سے نہ صرف قونصل خانے کی عمارت تباہ و برباد ہو گئی بلکہ اس سے کئی افراد ہلاک و زخمی بھی ہوئے- جوابی کاروائی کرتے ہوئے ایران نے اسرائیل کے مختلف شہروں پر ڈرون حملے اور راکٹوں کی بارش کر دی۔ عجیب بات ہے کہ اس موقع پر کسی مغربی ملک نے اسرائیل کی مذمت میں ایک لفظ تک نہ کہا- تاہم جونہی ایران نے جوابی کاروائی کرتے ہوئے اسرائیل کے شہروں میں ڈرون اور میزائلوں سے حملہ کر دیا تو ہر مغربی ملک کے اندر انسانی ہمدردی کا کیڑا جاگ اٹھا-

اس میں ہم ایران کو قصوروار نہیں سمجھتے کیونکہ یہ ایک بین الاقوامی قانون ہے کہ جب ایک ملک دوسرے پر حملہ کرتا ہے تو اسے جوابی حملے کا حق حاصل ہے- ایران کے اس حق کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم بھی کیا گیا ہے جبکہ امریکی صدر جو بائیڈن نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ ایران کے حملے کے بعد اگر انہوں نے ایران پر مزید حملے کئے تو یہ اسرائیل کیلئے خطرناک صورتحال پیدا کر سکتا ہے- تاہم روس نے اس حوالے سے یورپی ممالک کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ جب اسرائیل نے دمشق میں ایرانی قونصلیٹ پر حملہ کیا تھا تو اس وقت انہوں نے اس کاروائی کی مذمت کیلئے اقوام متحدہ کا اجلاس کیوں نہیں بلایا؟ روس نے اس کی مزید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی ممالک کی جانب سے اسرائیل کے ایرانی سفارتی دفتر پر حملے پر اجلاس کا نہ بلانا اور جب ایران نے جوابی کاروائی کے طور پر اسرائیل پر حملے کیے تو اقوام متحدہ کا اجلاس بلانا اور اس پر بحث کرنا منافقت کا بھرا ہوا اقدام ہے۔ اقوام متحدہ میں روس کے سفیر نے دعویٰ کیا ہے کہ عالمی ادارے کی جانب سے اسرائیل کی غیر قانونی بمباری پر اس کیخلاف کارروائی نہ کرنے کی وجہ سے ہی مشرق وسطیٰ میں صورتحال خراب ہوئی اور ایران کی جانب سے اسرائیل پر حملے کا جواز پیدا ہوا۔ روسی سفیر ویلی نیبنزیا کے مطابق، 14 اپریل کی رات جو ہوا وہ ایسے ہی نہیں ہوا، ایران کی طرف سے کیے گئے اقدامات سلامتی کونسل کی شرمناک ناکامی کا ثبوت ہیں۔ یہی حال پوری دنیا کے ممالک کا بھی ہے- وہ سب اسرائیل کے ساتھ ساتھ اب مغربی ممالک پر بھی تنقید کر رہے ہیں کہ ان مغربی ممالک نے ایسے حالات پیدا کئے ہیں جس سے جنگ کے اثرات کا دائرہ کار وسیع ہو سکتا ہے-

تاہم اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کسی بھی بڑی فوجی محاذ آرائی سے بچنا ضروری ہے، خطے کے عوام کو بڑے پیمانے پر تباہ کن تنازع کا سامنا ہے اور صورتحال پہلے سے زیادہ خراب ہو رہی ہے- ایسے میں دنیا کو تحمل کی ضرورت ہے۔ سلامتی کونسل کے ایک ہنگامی اجلاس میں سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے شام میں ایرانی قونصل خانے پر مہلک حملے پر ایران کے اسرائیل پر جوابی حملوں کے بعد زیادہ سے زیادہ تحمل برتنے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ تباہی کے دہانے پر ہے۔ خطے کے عوام کو بڑے پیمانے پر تباہ کن تنازع کا سامنا ہے۔ ایران کیخلاف کارروائی سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگا، اب وقت آ گیا ہے کہ اس کشیدگی کو روک کر اس کا خاتمہ کیا جائے۔ انتونیو گوتریس نے کہا کہ تازہ ترین اطلاعات ہیں کہ ایران نے اپنے علاقے سے اسرائیل کی طرف سینکڑوں ڈرون اور میزائل داغے ہیں جو حوصلہ افزاء صورتحال نہیں ہے-

ہم اقوام متحدہ کے کردار کے حوالے سے یورپی ممالک کے رویے پر روس کی تنقید کو بالکل درست قرار دیتے ہیں کہ انہوں نے اسرائیل کے حملے پر تو اقوام متحدہ کا اجلاس نہیں بلایا مگر جونہی ایران نے اسرائیل پر جوابی بمباری کی تو ان کے اندر انسانی ہمدردی کے جذبات اچانک عود کر آئے اور انہوں نے فوری طور پر اقوام متحدہ کا اجلاس بلا لیا- اگر یہ صورت حال پہلے پیدا ہو جاتی اور ایران کے سفارتی دفتر پر اسرائیل کے حملے کے فوری بعد اگر اقوام متحدہ کا اجلاس بلا لیا جاتا تو یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی- دوسری طرف انقلاب ایران کے بعد سے آج تک تقریباً پینتالیس سال ہو چکے ہیں اور ایران مسلسل امریکہ کو آنکھیں دکھا رہا ہے اور اس کی گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرا- ایران نے کئی مواقع پر امریکہ کو ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں- امریکی خفیہ ایجنسیوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود ایران کے نظام میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوا- ایران ایک منظم ملک ہے جو امریکی دھمکیوں کو خاطر میں نہیں لاتا- ایسے میں امریکہ ایران کے معاملے میں ہمیشہ مخالفت کرتا ہے- جی ہاں یہ امریکہ ہی تھا جس نے عراق کے صدر صدام حسین کی پیٹھ ٹھونک کر اس سے ایران پر حملہ کروایا اور پھر ایک طویل جنگ میں عراق کو مہلک ہتھیاروں سے امریکہ نے ہی لیس کیا- تاہم جنگ میں ایران کی ہی فتح تسلیم کی گئی- ایران نے یہ جنگ جیت کر امریکہ کے منہ پر ایک ایسا طمانچہ رسید کر دیا جس کے نشان رہتی دنیا تک امریکہ کے چہرے پر واضح ہوتے رہیں گے- اس حوالے سے ہم اس خبر کو بھی غلط نہیں کہہ سکتے کہ امریکہ نے جان بوجھ کر ایران کو اس جنگ میں جھونکا ہے- تاکہ ایران پر لگی عالمی پابندیوں کو مزید بڑھایا جا سکے اور ایران کو کمزور کیا جا سکے- تاہم ایرانی قوم نے آج تک اپنے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا-

ہم اس سارے معاملے میں اسرائیل کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اسرائیل پر جوابی ایرانی حملے کو عالمی جنگی قوانین کے تحت ایران کا حق تسلیم کرتے ہیں- ساتھ ہی ہم دنیا کے سامنے یہ خطرہ بھی بیان کرنا چاہتے ہیں کہ جنگ کبھی بھی مسائل کا حل ثابت نہیں ہوتی بلکہ جنگ سے تباہی ہی ہوتی ہے- دنیا میں آج تک بہت سی جنگیں ہوئیں لیکن سمجھوتے آخر میں مذاکرات کے ذریعے ہی ہوئے- ہم اس معاملے میں یہی کہیں گے کہ سب سے پہلے تو مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کی جائے نیز غزہ کے محصورین کیلئے جانے والے امدادی سامان کی غزہ کے مظلوموں تک رسائی یقینی بنائی جائے- ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ اس جنگ کو ہر صورت روکا جائے کیونکہ اگر جنگ کا دائرہ وسیع ہوا تو پھر کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے گا- یہ بھی ذہن میں رہے کہ ابھی روس یوکرین کشیدگی باقی ہے جس نے اب تک پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے- یہ ساری کشیدگی بالکل وہی ہے جو پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کا باعث بنی تھی- ہو سکتا ہے کہ یہ کشیدگی تیسری عالمی جنگ چھڑنے کا باعث بن جائے- یہ بھی خیال رہے کہ اگر تیسری عالمی جنگ چھڑ گئی تو یہ ماضی میں ہونے والی دو عالمی جنگوں سے مختلف ہو گی کیونکہ آج کے دور میں انسان نے اپنی تباہی کیلئے ایسے ایسے ہتھیار بنا لئے ہیں جس کے مہلک اور زہریلے اثرات سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکے گا اور ساری دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی- خدارا اس صورتحال کو پیدا ہونے سے پہلے روکئے- کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی اپنی طاقت کے زعم میں بات اس نہج پر پہنچ جائے کہ ایک دوسرے پر چلائے جانے والے تیروں کا دفاع کرنے والا کوئی نہ رہے-

مجلس ادارت

چیف ایگزیکٹو	مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر	محبوب الٰہی بٹ
ایڈیٹر	لویزہ محبوب بٹ
مینجنگ ایڈیٹر	معیزہ محبوب بٹ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر لندن	نعیم واعظ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر گجرات	وسیم اشرف بٹ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر لاہور	نعیم اشرف بٹ

بیورو چیف

مانچسٹر	چوہدری پرویز مسیح مٹو	اٹلی	جیم فے غوری
فرانس	حمید چوہدری	یارکشائر	وکٹر جان

نمائندگان

سلامت زندانی	لندن رسٹوک سلاؤ	سرفراز تبسم	لیسٹر
راجہ عباس مصور	اولڈہم	پرویز اختر	گلاسگو
میاں محمد اعظم	راچڈیل	ڈاکٹر پرویز بھٹی	نیو کاسل
مظہر چوہدری	بلیک برن	جاوید عنائت	پریس فوٹوگرافر (لیسٹر)
سلیم گل	نیلسن	وکٹر جان	ہڈرز فیلڈ
یونس وریام	لاہور	لالہ محمد یونس	بریڈفورڈ
پرویز فتح	لیڈز	سیموئیل جیکب	مانچسٹر
سلیم اختر	مانچسٹر		

SPEAKERS (MCR) LIMITED
321 Dickenson Road
Longsight, Manchester. M13 0NR
Tel: 0161 225 5454
Mob: 07930 573129

Office Gujrat: Hilal-e-Ahmar Building, Gulzar-e-Madina Road Gujrat. Mob: 0300-6235794

Email us: Weeklyspeaker@yahoo.co.uk
speakernewspaper@gmail.com

www.speakernewspaper.com
www.speakernews.co.uk
www.twitter.com/speakernews
www.facebook.com/speakernews

Designing by :
Graphics Inn Advertiser
Furqan Shahid
+92 300 6287596
+92 333 6287595

ہمارے بچپن کا رمضان......رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ

رمضان ایسا مہینہ ہے جس کا انتظار امت مسلمہ سارا سال کرتی ہے۔عبادت اور ریاضت کا مہینہ جس میں ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نیکیوں سے اپنا دامن بھر لے اور اپنے گناہ بخشوا لے۔

ایسے میں منافع خوروں کی بھی چاندی ہو جاتی ہے۔وہ اپنا ناقص سامان بازار میں لا کر مہنگے داموں بیچ لیتے ہیں۔کیونکہ یہ دن ہوتے ہیں جب ہر کوئی اپنے بچوں کو اچھا کھانا کھلانے اور نئے کپڑے جوتے دلوانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی جیب اور حیثیت کے مطابق اشیا خرید لیتا ہے۔

ہمارے بچپن کا رمضان بھی اس دور کی طرح سیدھا سادا تھا۔گھروں میں سحری افطاری کا اہتمام ہوتا تھا۔بچے روزہ نہیں رکھتے تھے لیکن سحری میں جاگ کر سحری کھانا اور افطاری کے دسترخوان پر بیٹھنا ان کیلئے ایک دلچسپ مشغلہ ہوتا تھا۔ان دنوں گھروں میں قران پاک کی تلاوت بھی زیادہ کی جاتی۔ملازموں اور غریب اقارب کو زکوۃ اور فطرانہ کے ہدیے دیے جاتے۔تا کہ وہ بھی اپنے بچوں کو نئے کپڑے پہنا سکیں اور دوران رمضان اچھا کھانا کھلا سکیں۔رات کے دو بجے ہر محلے میں ڈھول بجانے والے آتے اور وہ جگانے کیلئے آواز بھی لگاتے۔”روزہ دارو۔اللہ نبی کے پیارو۔سحری کیلئے اٹھ جاؤ۔ روزہ رکھ لو“۔

سحری کے کھانے بننے لگتے۔کچھ دیر بعد ایک ٹین بجا کر جگانے آ جاتا۔وہ بھی آواز لگاتا۔”روزہ دارو۔روزہ رکھ لو“۔

اس کے بعد نعت خوانوں کی ٹولیاں آتیں جو خوش الحانی سے نعتیں پڑھتیں۔ریڈیو پر سحری کے پروگرام شروع ہو جاتے جس میں قوالی بھی شامل ہوتی۔غلام فرید صابری کی آواز میں ”تاجدار حرم ہو نگاہ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے“۔کبھی عزیز میاں قوال کی آواز گونجتی۔”اللہ ہی جانے کون بشر ہے“۔ہر گھر کی چمنی سے لکڑیوں کا دھواں نکلنا شروع ہو جاتا اور فضا دیسی گھی کے پراٹھوں سے مہک جاتی۔ان دنوں مساجد بھی نہایت سادہ ہوتی تھیں۔ہر مسجد کے دروازے دن رات ہمہ وقت کھلے رہتے۔صحن‘ برآمدوں اور کمروں میں کھجور کے پتوں سے بنی چٹائیاں بچھی رہتیں۔جن پر دوسرے شہروں کے مسافر بھی آ کر سوئے رہتے۔نا تو مساجد کی چھتوں پر پنکھے ہوتے۔نا ہی آرائشی سامان۔نا چوری کا ڈر تھا۔نا دہشت گردی کا۔کوئی ان مسافروں سے ان کا مسلک نہیں پوچھتا تھا۔سحری اور افطاری کے وقت محلے کے ہر گھر سے امام مسجد کے لیے کھانا بھیجا جاتا۔جو وہ اپنے اہل خانہ کی ضرورت کے مطابق گھر میں رکھ کر باقی ان مسافروں یا قران حفظ کرنے والے بچوں میں تقسیم کر دیتے۔فالتو کھانا جمع کرنے کا رواج نہیں تھا کیونکہ ابھی فریج اور فریزر عام نہیں ہوئے تھے۔سردی کی سحریوں میں پراٹھے، انڈے، سری، پائے، نان، حلوے، بونگ، اور کشمیری چائے، باقر خوانی، پوریاں، پھینیاں۔افطاری کو بھی گرما گرم پکوان سے مہکایا جاتا۔پکوڑیاں، فروٹ چاٹ، دہی بھلے، پکوڑے اور سموسے گویا لازمی جز تھے۔ جبکہ گرمی کے موسم میں لسی، دہی، سکنجبین، سردائی اور کھیر بھی ان لوازمات میں شامل ہو جاتیں۔

ستائیس رمضان کی صبح ڈھول بجانے والے، ٹین بجا کر جگانے والے گلی محلے کے ہر گھر کے دروازے پر جا کر اپنی مہینے بھر کی محنت کا معاوضہ طلب کرتے۔نعت خوان ٹولیاں سہرہ لے کر آتیں اور رمضان کو الوداع کہتے ہوئے الوداعی کلام پڑھتیں۔نعت خواں ٹولیوں کو کپڑے، راشن اور نقد نذرانہ بھی دیا جاتا۔تنخواہ دار طبقے کے لیے رمضان کا مہینہ بہت مشکل ہوتا۔ان کا بجٹ خراب ہو جاتا۔بلکہ کچھ تو مقروض ہو کر سارا سال قرضے اتارتے رہتے۔ان دنوں زکوۃ بنکوں والے نہیں کاٹتے تھے۔اس لیے کچھ سفید پوشوں کے بھرم رہ جاتے اور ان کے عزیزان کی مدد کر دیا کرتے۔کھانا سر عام بیچنے پر بھی پابندی نہیں تھی۔اس لیے چھوٹے، بڑے ریستوران کھلے رہتے۔چھابڑی فروش، اور ریڑھیوں پر کھانا بیچنے والوں کے بھی کاروبار چلتے رہتے۔بس ان کو دوران رمضان کھانے کی اشیا ڈھانپنے کا حکم تھا۔وہ اپنے ارد گرد قناتیں یا پردہ لگا لیتے۔یوں جو لوگ مسافر ہوتے یا کسی وجہ سے روزہ نا رکھ سکتے۔وہ آسانی سے کھانا کھا سکتے تھے۔اس طرح ان کا کاروبار بھی چلتا رہتا۔روزہ نا رکھنے والوں، اقلیتوں، بزرگوں، بیماروں، مسافروں، عورتوں، اور بچوں جن پر روزہ رکھنا لازم نا ہوتا وہ آسانی سے کھانا خرید لیتے۔

پھر ایک دور آیا۔جس میں اسلام کو ایک ظالم سماج ظاہر کیا گیا۔رمضان کے دوران کھانے کی اشیا بیچنے والوں‘ کھانا لے کر کھانے والوں کے خلاف پولیس کی کاروائیاں ہونے لگیں۔روزہ نا رکھنے والوں کو روزہ خور اور مجرم قرار دے کر پولیس تشدد کرتی۔کھانے کی اشیا دن میں بیچنا جرم بن گیا۔غریبوں کے چولھے ٹھنڈے ہونے لگے۔بنکوں میں زبردستی زکوۃ کاٹنے کا حکم جاری ہو گیا۔لوگ بنکوں میں اپنی رقوم رکھوانے سے ڈرنے لگے۔

رمضان کا برکتوں والا مہینہ بہت سے غریبوں کے لیے زحمت بن گیا۔خاص طور پر ریڑھیوں پر اشیائے خورد و نوش بیچنے والوں۔چھوٹے ہوٹلوں ریستورانوں اور ڈھابے والوں کیلئے۔جن کی زکوۃ بنکوں میں کٹ جاتی۔وہ عزیز و اقارب سے نظریں چرانے لگے۔پھر ایک طبقے کے مولویوں نے اپنے لیے لازمی زکوۃ کٹوتی سے استثنیٰ حاصل کر لیا۔کیونکہ ان کے نزدیک زکوۃ اور خمس وہ اپنے ہاتھ سے دینا لازمی سمجھتے تھے۔ان کو حلفیہ بیان پر بنک کٹوتی والی زکوۃ سے نجات مل گئی۔لیکن پھر فرقہ واریت کی وباء سارے ملک میں پھیل گئی۔ہر طبقہ کی مسجد دوسرے کیلئے شجر ممنوعہ بن گئی۔مساجد کو نماز کے بعد مقفل کر دیا جانے لگا اور مسافروں کیلئے مفت ٹھکانہ‘ اللہ کا گھر بھی بند کر دیا گیا۔افطاریاں گھروں سے باہر نکلیں تو ہوٹلوں میں افطاریوں کے انتظامات ہونے لگے۔بازاروں میں سحری اور افطاری کے اوقات میں رونقیں بڑھ گئیں۔روزہ رکھنے اور ثواب حاصل کرنے کی رسموں میں دکھاوا اور فیشن در آیا۔ہوٹلوں کے وسیع لانوں میں افطار پارٹیوں کے بوفے ہوتے اور غریب خاندان سڑکوں پر کھڑے ہو کر حسرت بھری نظروں سے ان کو دیکھتے رہتے۔

پاکستان اور اسکے علاقائی جیو پولیٹیکل چیلنجز

جیو پولیٹیکل ایک ایسا مطالعہ جو کسی ملک کی جغرافیائی، اقتصادی اور ڈیموگرافی کے زیر اثر اس کی سیاست پر اثر انداز ہوتا ہے۔خصوصاً ریاست کی خارجہ پالیسی پر۔جس میں حکومتی پالیسی جیو پالیٹکس کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی خارجہ پالیسی کو منظم کرے۔سادہ زبان میں جغرافیائی حدود اور اقتصادیات مل کر کسی ملک کی سیاست پر اثر انداز ہوتی ہے۔اس کے وسیع تر تناظر میں ایسے کسی معاشرے کی اپنے ملک کے ارد گرد کی جغرافیائی پوزیشن، ملکوں کے ساتھ تعلقات، اپنے مفادات کی نگرانی اور کسی بھی پیش خیمہ دھمکی یا بدلتی صورتحال حال کو جانچنا اور اس کے تدارک میں لگے رہنا، اس کا قلع قمع کرنا اور اس کے برے اثرات سے بچنا ہی کسی ملک و معاشرے کیلئے ایک چیلنج ہوتا ہے۔

اردگرد کے ممالک کے جغرافیائی و اقتصادی مفاد کو بین الاقوامی قوانین کے تناظر میں استعمال کرنا جو اپنے ملک کو اس خطے میں دوسرے ممالک سے ممیز کرے۔

آج کل کے دور میں جیو پالیٹکس میں کسی بھی ملک کا اپنی طاقت کا استعمال جغرافیائی حدود و قیود میں رہتے ہوئے نہایت زیرک و دانشمندانہ طور پر ادا کرنا اور اپنے اپنے مفادات کی نگرانی کرنا ہے۔

جیو پالیٹکس اور جیو حکمت عملی کا اگر کسی کو استاد مانا گیا اور جس نے اس کی راہ دکھائی تو وہ ایک برطانوی جغرافیہ دان، سیاست دان اور علمی شہرت کا حامل انسان سر ہیلفورڈ جان مکنڈر تھا جس نے جیو پالیٹکس میں ملکی و بین الاقوامی تعلقات پر سیر حاصل بحث کی۔

جس میں جیو پالیٹکس میں انفرادی و اجتماعی طور پر کمپنیوں، تنظیموں اور کسی بھی قومی حکومت کی سیاسی، اقتصادی اور مالیاتی معاملات کو دوسرے ممالک کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے کیسے آپ کو اپنے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے۔جیو پالیٹکس میں زیادہ تر دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات، تجارتی معاہدات، توانائی، عسکری اخراجات، دوسرے ممالک پر لگی پابندیاں اور ایک دوسرے کے خلاف جنگ و جدل اور اس کے اثرات سے مربوط حکمت عملی کے ساتھ نبرد آزما ہونا اور اپنے عوام کیلئے مواقع تلاش کرنا اس کا حصہ ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ سیاسی عدم استحکام، سول نافرمانی، ہڑتالیں اور علاقائی جھگڑے جو کہ اندرونی طور ملک کو کھوکھلا کر دیتے ہیں، سے نبرد آزما ہونا جس سے ملکی مفادات و اقتصادی حالت پر اثر پڑتا ہے اور بالآخر عوام کو اس کے اثرات سہنا پڑتے ہیں۔

اب آتے ہیں مملکت پاکستان اور اس کا ایشیاء میں اہم جیو سٹریٹیجک مقام۔خاص طور پر حاضر دور میں بین الاقوامی معاملات میں اس کا کردار کیوں اہم ہے۔ پاکستان کی جیو سٹریٹیجک پوزیشن میں اس کا تعلق اسلامی دنیا، بھارت، چین، امریکہ، اور افغانستان جیسے ممالک سے ہے۔اس کی قومی سیاست اور عسکری

تحریر: محمود خان

مواقع بھی اس کے زمرے میں آتے ہیں جو اسے منطقی طور پر اپنی اسٹریٹیجک پوزیشن بنانے میں اہم مواقع و چیلنجز فراہم کرتے ہیں۔جن سے حکمت عملی کے ساتھ نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔

پاکستان کے جیو پولیٹیکل چیلنجز مختلف ممالک کے ساتھ مختلف ہیں۔جن میں سر فہرست تشدد اور دہشت گردی ہے۔ پاکستان کو دہشت گردی کے شدید خطرات لاحق ہیں۔پاکستان پر افغانستان کی اندرونی صورتحال بھی اثر انداز ہوتی ہے جب افغانستان میں سکیورٹی کے خطرات بڑھتے ہیں۔خصوصاً پاکستان کی مشرقی سرحد پر جہاں سے افغانستان کی طرف سے دہشت گردوں کی حملے ہوتے رہتے ہیں تو لامحالہ اس کا اثر پاکستان پر پڑتا ہے۔ بھارت اور پاکستان کا کشمیر تنازع جو ایک نہ ختم ہونے والی کشیدگی اور جھگڑے کا باعث ہے۔ہمیں اس کیلئے مسلسل تیار رہنا پڑتا ہے۔

پاکستان اپنے خطے میں مسلم ممالک کے ساتھ بھی اہم جیو پولیٹیکل چیلنج رکھتا ہے جس میں سعودی عرب، ایران، ترکی، اور دیگر ممالک شامل ہیں۔اسی کے ساتھ تین بڑی طاقتیں امریکہ، چین اور روس اس خطے میں اپنے مفادات اور انکے تحفظ کیلئے اقدامات کرتے ہیں۔ان سب کے حالات پاکستان کو کسی ایک کے ساتھ چلنے پر مجبور کرتے ہیں لیکن اپنے مفادات کا تحفظ ہم کس طرح درمیانی راہ نکالتے ہوئے کرتے ہیں۔یہ ہی پاکستان کیلئے عصر حاضر کا چیلنج ہے۔

پاکستانی قیادت و عوام کو جب تک اندرونی چیلنجز سے نمٹنے اور ان کا سدباب کرنے کا کوئی حل مستقل بنیادوں پر نہیں ملتا۔ان کیلئے ترقی کرنا ایک مشکل امر بنتا جا رہا ہے۔ہمیں اپنے تمام اختلافات کو ختم کرنا، قانون کی عملداری، میرٹ پر فیصلے صادر کرنا، ایک دوسرے کو عزت و احترام سے دیکھنا، حقوق کی پاسداری اور ملکی سالمیت کے خلاف کام کرنے والوں کو پکڑ کر قانون کے کٹہرے میں لانا اور سزا دلانے کی مربوط حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔قوموں کی زندگی میں چیلنجز آیا کرتے ہیں۔ان سے بہادری و نہایت زیرک طور پر نبرد آزما ہونا ہی ان کا اصل امتحان ہوتا ہے۔

پاکستان کے اس خطے میں مختلف ممالک سے تعلقات نہائت اہم موضوع ہے۔چین کے ساتھ تعلقات اس کے دوستانہ ہیں اور ان کے درمیان معاشی تعاون کا تسلسل ہے۔سعودی عرب مسلمان برادری کا ملک ہونے کی بنیاد پر مبنی دوستانہ تعلقات پاکستان سے رکھتا ہے۔امریکہ کے ساتھ تعلقات مختلف مسائل پر بحث کے مابین ہیں جس میں اتار چڑھاو آتا رہتا ہے۔ پاکستانی عوام اس تعلق کے بارے اچھی رائے نہیں رکھتے جس کی بنیاد امریکی رویہ اور اپنا مفاد نکلنے کے بعد پاکستان کو دلدل میں پھینک دینا ہے۔افغانستان میں امن کا بحران اور دفاعی تعاون دونوں پاکستان کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔ایران کے ساتھ بھی تعلقات مختلف امور پر مشتمل ہیں، جن میں براہ راست تجارت اور علاقائی امن کے مسائل و بیرونی قوتوں کے پریشر جن میں گیس لائین کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دینا۔جس سے پاکستان کیلئے سستی گیس کا حصول ممکن نہ ہونا وغیرہ ہیں۔موجودہ دور میں دہشت گردی کا سر اٹھانا‘ وہ بھی چین کے ماہرین کے خلاف تا کہ سی پیک منصوبہ اپنے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکے۔ان سب سے نمٹنا اور مالیاتی طور پر مستحکم ہونا اب ہمارے لئے ایک سنگین چیلنج ہے۔ قومیں یک جہتی کے ساتھ اپنے تمام چیلنجوں سے عہدہ براہ ہوتی ہیں۔اس کیلئے انہیں یکسوئی کے ساتھ انتھک محنت کرنی پڑتی ہے تب جا کر انہیں اس کا پھل ملتا ہے۔

اندھوں میں کانے راجے

گذشتہ دنوں لاہور سے ایک مسیحی دوست نے ایک ویڈیو کلپ بھیجا‘ جس میں مسلم اور مسیحی سکالروں کے درمیان ایک مذہبی موضوع پر مناظرہ ہو رہا تھا۔وہاں مذہبی راہنماؤں کے علاوہ دونوں اطراف سے لوگ بھی موجود تھے ۔ پاکستان میں اچھے ماحول اور انداز میں ایسی گفتگو اور مناظرے ہوتے رہتے ہیں ۔جن میں دونوں اطراف کے جید علماء اور مذہبی راہنما گفتگو فرماتے اور مختلف مذہبی موضوعات پر اپنا اپنا نکتہ نظر پیش کرتے ہیں ۔یہ ایک اچھی اور صحت مند روایت ہے‘ پاکستان جیسے ملک میں اس روایت کا جاری رہنا ایک دوسرے کے نکتہ نظر کو سمجھنے اور برداشت کرنے کیلئے ایک اچھا عمل ہے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ وسیع مطالعہ کے حامل اور صاحب علم حضرات ہی ایسی بات چیت میں شامل ہوں ۔ پاکستانی مسیحیوں میں سے پادری شفیق کنول‘ ان کی اہلیہ غزالہ شفیق اور دیگر بہت سے مذہبی سکالر اس حوالے سے خاصے معروف اور متحرک رہتے ہیں۔قیام پاکستان سے پہلے اور بعد میں بھی بہت سے بین الاقوامی شہرت یافتہ مسیحی سکالروں کے نام لئے جا سکتے ہیں۔جنہوں نے اس حوالے سے بہت کام کیا۔یہ لمبی لسٹ ہے۔سب کا نام لینا ممکن نہیں ہے۔البتہ پھر کسی وقت ایک علیحدہ مضمون میں دیگر حضرات کا تذکرہ بھی کیا جا سکتا ہے ۔مگر ان میں سے کچھ حضرات کا ذکر یہاں ضروری ہے ۔جن میں پادری رحمت مسیح واعظ‘ پادری سلطان محمد پال‘ پادری عبدالحق‘ پادری عنائت اللہ مجاہد‘ ڈاکٹر کے ایل ناصر‘ اور پادری اعمانوئیل قاصر انجیلی شامل ہیں۔

میں بات کر رہا تھا ایک ویڈیو کلپ کی جس میں ایک پادری صاحب (میں ان کا نام نہیں لوں گا) اپنی باری پر ایک موضوع پر اپنے دلائل پیش کر رہے تھے۔ان کی گفتگو سے لگ رہا تھا کہ موضوع کے حوالے سے ان کی تیاری اور مطالعہ کافی حد تک ٹھیک تھا۔ساری گفتگو میں دو باتیں مجھے خاص طور پر کھٹکتی رہیں۔پہلی تو یہ کہ پادری موصوف کا انداز بیاں کمزور اور الفاظ کی ادائیگی میں بہت خامیاں تھیں ۔مثلاً لفظ ”بائبل“ کو بار بار ”بیبل“ کہتے رہے۔جو مجھ جیسے اردو کے طالبعلم کیلئے شرمندگی کا باعث تھا۔جبکہ وہاں موجود مسلمان علماء جو عام طور پر اردو‘ عربی اور فارسی علوم کے ماہر بھی ہوتے ہیں‘ لکھنے پڑھنے میں زیر‘ زبر اور الفاظ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔کیا سوچتے ہوں گے؟ میری تجویز ہے کہ مسیحی اشاعت خانہ کے محترم یونس عامر اور پادری اعمانوئیل گل یا دیگر اساتذہ کو ایسے حضرات کی تربیت کیلئے خاص کلاسوں کا اہتمام کرنا چاہئیے ۔پادری پروفیسر اعمانوئیل گل جو سیمنری میں میرے استاد بھی رہے ہیں‘ الفاظ کی درست ادائیگی اور تلفظ پر خاص طور دھیان رکھتے اور اپنے شاگردوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے ۔اس ضمن میں کیتھولک فادر صاحبان زبانوں و بیان پر مکمل عبور رکھتے ہیں ۔ انہیں ان کی سیمنریوں میں خاص طور پر تعلیم دی جاتی ہے۔ایک

زمانہ تھا کہ گوجرانوالہ میں واقع پادری صاحبان کی تربیت کیلئے دنیا بھر میں اپنی پہچان رکھتی تھی ۔اس ادارے کے اساتذہ اور طالبعلموں کا زمانے بھر میں احترم اور نام ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس ادارے کو بھی سیاست اور اقرباء پروری کی نذر کر دیا گیا۔اب تو تقریبا ہر کلیسیا کے اپنے اپنے ادارے موجود ہیں۔اب‘ اس میں کوئی برائی نہیں ۔اگر ان اداروں میں طالبعلموں کی ہر پہلو سے تربیت کا خاص انتظام ہو۔

بدقسمتی سے ”بائبل“ کو ”بیبل“ کہنے والے زیادہ تر پادری صاحبان جن خود ساختہ سیمنریوں سے تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں‘ ان کا تعلیمی معیار اور تربیت دونوں نظر آتے رہتے ہیں ۔ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو درست طریقے سے دعا تک نہیں کر سکتے ۔یہ لوگ ایک جملہ تک درست طریقے سے ادا نہیں کر سکتے اور ان کو روکنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کلیسیا کی زبوں حالی کے صرف یہی لوگ ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ بڑے بڑے گرجا گھروں کے کرتا دھرتا اور سربراہ مشنری تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے سربراہان اور ان کو چلانے والی کمیٹیاں بھی ان میں برابر کی شریک ہیں ۔کیونکہ یہ ادارے اور لوگ ہر وہ کام کرتے ہیں جو ان کے ذمے نہیں ہوتا اور جس کام کیلئے انہیں چنا جاتا ہے‘ اس کام کے یہ نزدیک بھی نہیں پھٹکتے ۔اس لئے یہ بات طے ہے کہ جب تک یہ نام نہاد لوگ اپنی خدمت کو نہیں پہچانیں گے‘ مسیحی قوم مسلسل تنزلی کا شکار ہوتی رہے گی ۔اور یہ اندھوں میں کانے راجے قوم کیلئے جگ ہنسائی کا سبب بنتے رہیں گے۔

تاریکی کے ہرکارے یورپ کے شہروں اور گلیوں میں اتر چکے ہیں

جون 2019ء میں خبر آئی تھی کہ ہالینڈ کی حکومت نے ایک نئے قانون کی تیاری کا حکم دیا ہے جس کے تحت تارکین وطن کو ہالینڈ میں رہنے کیلئے انتہائی سخت امتحان پاس کرنا ہوگا۔ اس نئے قانون سے ہالینڈ میں مقیم کم از کم پانچ لاکھ مسلمانوں کو سخت مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ پھر حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ نیا قانون (سعادت من منظور والا نہیں) تارکین کے امور سے متعلق وزیر اور وزارت خارجہ نے تیار کر کے پارلیمنٹ میں پیش کر دیا ہے۔ اس قانون کے تحت ہالینڈ میں رہنے والے تارکین کو ہالینڈ کی تاریخ وجغرافیہ زبان اور ثقافت کے بارے میں اوران شعبوں سے متعلق معلومات پر مبنی سخت ٹیسٹ دینا ہوگا (جو برطانیہ میں رائج ٹیسٹ سے بھی مشکل ہے)۔ اس ٹیسٹ کیلئے تارکین کو چھ سو گھنٹوں کے کورس میں شرکت کرنا ہوگی اور پانچ سال کے اندر کورس ختم نہ کرنے پر یا امتحان میں ناکام رہنے والوں کو سالانہ سات سو یورو جرمانہ کیا جا سکتا ہے اور ملنے والی مراعات میں کمی یا رہائشی پرمٹ منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

نیا قانون تیار کرنے والی کمیٹی کے سربراہ نے مجھے ایک ملاقات میں بتایا تھا کہ یہ ٹیسٹ مساجد کے اماموں کو بھی دینے کا پابند کیا جائے گا جبکہ یورپ یونین کے تمام شہری ٹیسٹ سے مستثنیٰ ہونگے۔ لیکن اب گزشتہ دنوں ہالینڈ کی حکومت نے یورپ میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد پاکستانیوں کیلئے مخصوص قانون کی منظوری دے دی ہے۔ اخبار کے مطابق ہالینڈ آنے والے پاکستانی باشندوں کو ویزہ لینے کیلئے ڈچ (ولندیزی) زبان سیکھنا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق نئے قانون کے تحت ہالینڈ میں رہائشی کوئی پاکستانی اپنی بیوی، منگیتر بچوں یا خاندان کے کسی فرد کو ہالینڈ بلواتا ہے تو اس امیدوار کیلئے ڈچ زبان سیکھنا لازمی ہوگا۔ علاوہ ازیں اسے اسلام آباد پاکستان میں ڈچ ایمبسی میں ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا۔ ناکامی کی صورت میں اسے ویزہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

ہالینڈ میں مقیم پاکستانی تارکین نے اس قانون پر شدید احتجاج کیا ہے جبکہ پاکستانی سفارت خانہ حسب معمول اور حسب عادت خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ پاکستانیوں کا موقف ہے کہ پاکستان میں ڈچ زبان سیکھنے یا سکھانے کا کوئی ادارہ یا انسٹی ٹیوٹ نہیں ہے جس کی وجہ سے ڈچ زبان سیکھنا بے حد دشوار ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈچ ایمبسی کے ساتھ حکومت پاکستان کو بھی مدد کیلئے آگے آنا چاہیے۔

ادھر ہالینڈ کے ہمسایہ ملک بیلجئم میں بھی لندن بم دھماکوں کے بعد صورت حال کشیدہ ہو رہی ہے۔ نئے قوانین متعارف ہونے کے اور تارکین میں خوف وہراس پایا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں خبر آئی تھی کہ حکومت بیلجئم نے دہشت گردی کے خاتمہ اور ملک کو دہشت گردی سے بچانے کیلئے ٹرم اور ایکسٹرا آپریشن کے نام سے نئے قوانین پر باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے جن کے تحت پولیس اور

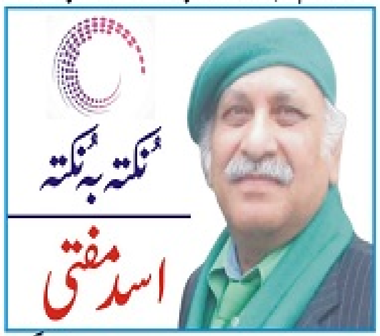

قانون نافذ کرنیوالے اداروں اور انتظامیہ کو مکمل اختیارات حاصل ہونگے کہ وہ کسی کو بھی گرفتار کر کے تفتیش کر سکیں بلکہ اگر جرم ثابت ہو جائے تو ڈی پورٹ کرنے کے بھی اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح ہوائی اڈوں پر امیگریشن کنٹرول کرنے والوں کو پہلے سے کہیں زیادہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں تاکہ وہ کسی کو بھی شک وشبہ ہونے پر ملک میں داخلے سے روک دے یا کسی ملزم یا مجرم کو باہر جاتے ہوئے گرفتار کر سکے (اب تارکین وطن کو ملک سے باہر جانے سے پہلے اپنے واجب الادا بلوں کی ادائیگی ضروری بنا دی گئی ہے)۔ علاوہ ازیں برطانیہ نے فرانس اور بیلجئم کے بعد اپنا سرحدی کنٹرول وسیع کرنے کیلئے ہالینڈ سے بھی اپنے مذاکرات مکمل کر لئے ہیں۔ اس سے برطانوی امیگریشن افسروں کو ہالینڈ کی سرزمین پر مسافروں کی سفری دستاویزات کی پڑتال کے اختیارات مل گئے ہیں۔ اسی طرح ہالینڈ، بیلجئم اور فرانس سے غیر قانونی تارکین وطن کی برطانیہ آمد کو روکا جا سکے گا۔

اسی قانون کے تحت یورو سٹار سے آنے والے تمام مسافروں کی بھی پڑتال کی جا رہی ہے۔ کوئی بھی امیگریشن افسر کسی جعلی یا ناکافی دستاویزات کے حامل یا حاملہ مسافر کو داخلے سے انکار کر کے اسے یورو سٹار میں سوار ہونے سے روک سکتا ہے۔ مشتبہ افراد کی مزید چھان بین کیلئے اسے بیلجئم، فرانس یا ہالینڈ کی پولیس کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔

رواں سال میں سیاسی پناہ کیلئے آنے والے نو سو افراد کو روکا گیا ہے۔ 90 فیصد سیاسی پناہ کی درخواستوں میں کمی آئی ہے۔ حال ہی میں انسانی سمگلروں کے منظم گروہوں کو قابو کیا گیا ہے۔ دو گروہوں کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ بیلجئم کے تعاون سے ان انسانی سمگلروں کے نیٹ ورک پر مکمل قابو پا چکا ہے کیونکہ بیلجئم میں بھی انٹری اب اتنی آسان نہیں رہی، حکومت بیلجئم نے شہریت دینے کے قوانین مزید سخت کر دیئے ہیں۔ اس سے قبل تین سال سے سات سال تک بیلجئم میں قانونی طور پر مقیم افراد شہریت کیلئے درخواست دے سکتے تھے جبکہ اس مدت کر بڑھا کر عرصہ دس سال سے مقیم افراد ہی اب درخواست دینے کے مجاز ہونگے۔ علاوہ ازیں اس سے قبل زبان پر عبور کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی تھی جبکہ یہ قانون بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب لکھنا پڑھنا اور بولنا از حد ضروری بنا دیا گیا ہے۔

ایک خبر جو میں آپ کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں بیلجئم کے شمال میں ایک ٹاؤن نے ان مسلمان خوارین کو جرمانہ کرنا شروع کر دیا ہے جو پبلک میں روائتی برقعہ اوڑھتی ہیں۔ اب تک پانچ خواتین کو ایک سو یورو تک جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس برقعے کو ٹاؤن کے مقامی میئر نے تقسیم کرنے والا اور جبر قرار دیا ہے۔ اس ٹاؤن میں مسلمانوں کی آبادی لگ بھگ سات سو ہے۔ اس ماسک ٹاؤن میں مراکشی خاتون جرمانے کا پہلا نشانہ بنی۔ ٹاؤن کونسل کے حکام کا کہنا ہے کہ یہ لباس کمیونٹیز کو تقسیم کرتا ہے اور منافرت پر اکساتا ہے، ماسک کی کل آبادی 24 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ پانچوں عورتیں جن کو جرمانہ کیا گیا ہے کوئی کام دھام نہیں کرتیں اور سوشل سکیورٹی مراعات و بینیفٹ لیتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ہونے والا جرمانہ بھی حکومت کو ہی بھرنا پڑے گا۔ اس لیے یہ خواتین حکومت اور قانون کو برا بھلا کہنے کے بجائے جرمانہ بھرنے کو ہر دم تیار ہیں۔

آگے جبین شوق تجھے اختیار ہے
یہ دہر ہے یہ کعبہ ہے یہ کوئے یار ہے

نبوتوں کی نبوت اور سورج گرہن

تحریر: ایورسٹ

آج آٹھ اپریل والے اس سورج گرہن کے بارے میں کافی گرم جوشی اور میڈیا ہائپ پائی گئی کہ یہ آخیر وقت کا آسمان کے اوپر دیکھایا گیا ایک نشان ہے۔ حالانکہ پہلے بھی سورج گرہن لگتے رہے ہیں، اور اسی صدی میں 227 سورج گرہن لگ چکے ہیں لیکن اس دفعہ خاص طور پر امریکہ کو نشانہ بنایا گیا کیونکہ اسکا راستہ ساؤتھ امریکہ، نارتھ امریکہ اور کینیڈا کے اوپر سے گزرتا تھا، اور ویسے بھی بہت ساری قومیں ایسی ہیں جو امریکہ کی تباہی کا سوچتی رہتی ہیں۔ جبکہ چاند گرہن اس سے بھی حیرت انگیز ہیں۔ وہ ہر 18 مہینوں میں ایک بار ضرور لگتا ہے اور اسکو بھی ملکوں کی قسمت کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ کبھی "خونی چاند" جیسے ٹائٹل لعنت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

چاند گرہن اتنے نایاب نہیں ہیں جتنا کہ کچھ لوگ سوچتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا سورج گرہن آخری اوقات کی علامت ہے؟ جیسے میڈیا میں یوٹیوبرز، ٹک ٹاکرز نے حال ہی میں بیان کیا۔ ویسے تو الہامی کتابوں میں دی گئی نبوتوں کی نبوت کرنے والے اکثر ایسا کرتے آئے ہیں جو شعبدہ بازوں کا ایک معمول رہا ہے، مسیحی ہوں یا دوسرے مذاہب کے سب اپنی چمک کیلئے کچھ بھی بغیر تحقیق اور سوچ وبچار کے کہہ جاتے ہیں۔ ماضی میں بھی کووڈ کے لئے یہی کہا گیا، نیویارک کے ٹون ٹاورز کیلئے بھی یہی کہا گیا کہ بس یہ آخری وقت کے آسمانی نشان ہیں۔ یعنی خدا خود یہ نشان دیکھا رہا ہے کہ میں زمین کو ختم کرنے ہی والا ہوں۔ یہاں تک میڈیا میں دیکھا گیا کہ اسرائیل نے سرخ بچھیا پال رکھی ہے اور اسکی قربانی کے سارے انتظامات مکمل ہیں اور اسکے بعد اسرائیل ہیکل کی تعمیر شروع کر دے گا، چند لوگ اپنی ریٹنگ بڑھانے کیلئے ایسی باتیں بغیر تحقیق کے کرتے ہیں، جبکہ اسرائیل کے لوگ اور انکے مذہبی راہنما کہتے ہیں کہ تیسری ہیکل کی تعمیر انکا مسیحا آکر کرے گا، مگر بائبل کی نبوتوں کو توڑ موڑ کر بیان کیا جاتا ہے، جو آج کی بات نہیں۔ ماضی میں بھی کئی لوگوں نے قیامت کی تاریخ کا بھی تعین کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ کاسمک لائٹ ریڈایشن کا شوشہ انٹرنٹ پر دوبارہ اٹھا دیا گیا اور اسے بھی سورج گرہن سے جوڑ دیا گیا۔

یہ سچ ہے کہ یسوع نے آخیری وقت کے بارے میں بات کی ہے اور وہ کہتا ہے کہ سورج تاریک ہو جائے گا (جسے ہم زیتون کے پہاڑ کی گفتگو بھی کہتے ہیں، جسکا ذکر متی 24 میں پایا جاتا ہے)۔ کیا یسوع آج کے سورج گرہن کی بات کر رہا ہے؟ اور یہ کہ آج سورج گرہن کے ساتھ دنیا میں کیا ہونے والا ہے؟ جواب نفی میں ہے! کیونکہ یہ ایک مخصوص حوالہ ہے کہ جس زمانہ کی بات یسوع کر رہا ہے، اس میں کیا ہوگا۔ اسے بائبل میں ایک "عظیم مصیبت" (دی گریٹ ٹرائبولیشن) کا دور کہا جاتا ہے۔

اکثر اختتامی وقت کے واقعات کا ایک پیشن گوئی کیلنڈر پیش کیا جاتا ہے کہ اب اگلا واقعہ کونسا ہے۔ جس میں چرچ کی بے خودی ہے۔ اس کے بعد اس عالمی رہنماوں کا سامنے آنا، اینٹی کرائسٹ کا ظہور، سات سال تک جاری رہنے والے عظیم فتنے کے دور کا آغاز کرتا ہے۔ اور پھر اسے یسوع مسیح کی دوسری آمد پر ختم کرتے ہیں۔ لیکن یہ وجہ نہیں بتائی جاتی کہ دنیا میں رائج اس گیراگورین کیلنڈر کو نبوتی اوقات سے کیسے جوڑ دیا گیا ہے اور وہ کونسے موجودہ دور کے نبی ہیں جو ایسا کر سکتے ہیں؟

واپس سورج گرہن کی طرف! ہاں، یہ سچ ہے کہ کہا گیا کہ سورج اپنی روشنی نہیں دے گا، لیکن یہ بات عظیم مصیبت کے دور کے واقعات کے بارے میں یسوع کا بیان ہے۔ وہ دور ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ لیکن ایسی بہت سی چیزیں ہو رہی ہیں جو بائبل کی پیشینگوئیوں کی تکمیل ہیں جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہی ہیں۔ جیسے کہ قوم اسرائیل کی بڑھتی ہوئی تنہائی ایک ہے۔ اسرائیل کے عوام پر دہشت گرد تنظیم حماس کے اس خوفناک حملے کے بعد، جس میں ایک ہزار سے زیادہ لوگ مارے گئے اور 200 سے زیادہ یرغمال ہوئے تو سوچا گیا کہ پوری دنیا اسرائیل کی حمایت میں نکلے گی۔ لیکن سب کچھ اس کے برعکس ہوا اور پھر غزہ کی پٹی میں بے گناہ فلسطینی مارے گئے جسے انسانی زندگیوں کا المیہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ہی بائبل کی پیشن گوئی کو پورا کر رہا ہے کیونکہ بائبل کہتی ہے کہ آخری دنوں میں اسرائیل الگ تھلگ ہو جائے گا۔ وہ اکیلا کھڑا ہوگا، تاکہ خدا خود آگے بڑھے اور وہ مضبوط ہوں۔

اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جن کے بارے میں بات کی جا سکتی ہے، انارکی، مختلف قوموں اور پوری دنیا میں تشدد، جو کہ بائبل کی پیشین گوئیوں کی تکمیل ہیں، لیکن میرا نقطہ صرف یہ ہے: ایسی باتیں کہ چاند گرہن آخری وقت کا نشان، خونی چاند، اور سرخ گائے کی راکھ کیلئے کہنا کہ ان واقعات کہ بعد دیکھو یسوع آ رہا ہے؟ دراصل متی 36:24 کی تردید ہے کیونکہ یہ کسی بھی لمحے ہو سکتا ہے۔ بس اس کیلئے تیار رہنا ہی ہمارا "مقدس انتظار" ہے نہ کہ دنیا میں تھرتھلی برپا کرنا۔ یہ آج، کل، یا اب سے دس سال بعد یا نامعلوم مدت کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ ہم نہیں جانتے، "کوئی بھی وہ دن یا گھڑی نہیں جانتا۔" اور کوئی جاننے کی کوشش بھی کرتا ہے تو وہ خود بھی دھوکے میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

اگر خوف کا بت ٹوٹ گیا تو؟

مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی یقینی طور پر خطے کیلیے نقصان دہ ہے، لیکن اس حوالے سے مختلف قسم کی آراء کو باریک بینی سے دیکھنا بہرحال ضروری ہے۔ پہلی رائے یہ کہ اس حملے سے نقصان کیا ہوا اور کس فریق کو فائدہ کیا ہوا؟ حملہ کرنے والے فریق کے حوالے سے جائزہ لیا جائے تو اس حوالے سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ قونصل خانے پر ہونے والے حملے کا بدلہ لیا گیا۔ اور اس موجودہ حملے کو یقینی طور پر ملک کے اندر اپنی سیاسی ساکھ اور ملک سے باہر خارجہ امور کے محاذ پر اپنی کامیابی سے تعبیر کیا جائے گا اور یقینی طور پر ایسا ہی کیا جانا مقصود تھا۔

اس حملے کے دوران کم لاگت کے ڈرونز اور میزائلز کا استعمال کرتے ہوئے ایک انتہائی محتاط ردعمل دیا گیا ہے۔ اس بات کو جانچنے کیلیے اہم یہ ہے کہ (بقول عالمی برادری) ایک پوشیدہ نیوکلیئر طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ملک اگر اسی طاقت پر انحصار کرتے ہوئے اس طاقت پر مشتمل وار ہیڈ کے میزائلز بھیج دیتا (بیوقوفی کرتے ہوئے)، تو بے شک مطلوبہ سرزمین پر نہ بھی گرتا اور فضا میں بھی ناکارہ بنا دیا جاتا تو نقصان بے پناہ ہو سکتا تھا۔ جس خطے پر بھی اس کو ناکام بنایا جاتا وہ خطہ تباہی کی طرف جاتا اور یہ یقینی طور پر اس وقت حملہ کرنے والا فریق نہیں چاہے گا کہ اس سے دنیا میں تنہائی اور سفارتی محاذ پر بھی مشکلات پیش آسکتی تھیں۔ لہٰذا جوابی حملہ کرنے والے فریق نے اس حملے کو بلاشبہ پوائنٹ اسکورنگ اور میدان میں برابری کیلیے استعمال کیا اور وہ اس میں کامیاب بھی رہا۔

کامیابی اس لیے بھی شمار کی جا سکتی ہے کہ جہاں الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے بھی پر جلتے ہیں وہاں میزائل تو کیا ایک شرلی کا رخ بھی مخالف فریق کی طرف کرنا کامیابی گردانی جا سکتی ہے۔ اور عالم اسلام میں اس سے پہلے جو دو آرا پائی جاتی تھیں کہ خطہ فارس پراکسی وار کے ذریعے اپنے مفادات کو ہی ترجیح دیتا ہے، اس حملے کے بعد وہ عالم اسلام میں اپنا وقار بڑھا چکا ہے۔

ایک حیران کن تاثر یہ ابھر رہا ہے کہ مسلکی تقسیم کو پس پشت ڈال کر لوگ اس اقدام کو سراہ رہے ہیں۔ وجہ دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز کی بے بسی کہی جا سکتی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے تمام اسلامی ممالک سفارتی لحاظ سے پوائنٹ زیرو پر کھڑے ہیں۔ وہ اپنا اسکور شروع ہی اس وجہ سے نہیں کر پائے کہ ابھی دل میں برا خیال

معیز بٹ (گجرات)

کرنے کو ہی ترجیح دے رہے ہیں اور 56 اسلامی ممالک کا اتحاد بھی وقت کی گرد میں کہیں دب چکا ہے، جس اتحاد سے خطہ؟ فارس کو الگ تھلگ رکھا گیا تھا۔ جب کہ خطہ؟ فارس سے عرصہ ہوا زبانی اعلان کے بعد اب عملی قدم نے عالم اسلام میں اس کے وقار کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اور شنید یہی ہے کہ خارجہ امور کے محاذ پر اس حوالے سے اپنی ریاست کیلیے ایک کردار کا واضح تعین کیا جائے گا۔ دوسرے فریق کی عسکری طاقت کی قائل پوری دنیا ہے۔ کیوں کہ ہر جائز و ناجائز حربے سے اس کی مدد عالمی طاقتیں کرتی ہیں۔ دو بہترین قسم کے دفاعی نظام اس وقت فریق دوم کی ریاست میں نہ صرف مکمل فعال ہیں بلکہ ان پر کثیر سرمایہ بھی صرف کیا جا رہا ہے۔ اس میں سے ایک نظام کی خاصیت تو یہ ہے کہ وہ ایسے حملہ آور کی نشاندہی کر کے اسے تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ جو آبادی پر گر رہا ہے، اس طرح دیگر میزائل کو غیر آباد علاقوں میں گرنے دینے سے انہیں تباہ کرنے کا خرچ بھی بچایا جاتا ہے۔ لیکن حالیہ حملے میں فریق دوم کے دعوے کے مطابق تمام ڈرونز اور میزائلز کو منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے برطانوی نشریاتی ادارے اور دیگر عالمی محتاط جائزوں کے مطابق اس حملے کو روکنے پر ایک ارب ڈالر سے زائد کے اخراجات آئے ہیں۔ اس حوالے سے اہم نکتہ یہ ہے کہ فریق اول کی جانب سے حملے میں نہ صرف سست رفتار ڈرونز استعمال کیے گئے بلکہ کم لاگت کے میزائلز کا استعمال بھی ہوا۔ سپر سانک میزائل، یا نیوکلیئر وارڈ ہوتا تو پھر حالات کیا ہوتے؟ یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے جس کا جواب عالمی برادری جتنا جلد نکالے گی اتنا ہی خطے کیلیے بہتر ہے۔

اس پورے قضیے میں جو بنیادی نقصان فریق دوم کا ہوا، وہ یہ ہے کہ خطے میں ایک خوف کی فضا قائم تھی۔ اس ایک حملے سے یقینی طور پر کچھ چہ مگوئیاں ضرور ابھرنا شروع ہو گئی ہیں۔ خوف کا ایک بت جو قائم تھا اس میں اگر مکمل دراڑ نہیں تو کم از کم اس چوٹ سے ہلکا سا نشان بہرحال ضرور آیا ہے۔ لبنان سے مصروف عمل مزاحمتی گروپ، یمن سے برسر پیکار افراد، شام اور عراق سے خطہ فارس کا ساتھ دینے والے عناصر یقینی طور پر خوف کا بت توڑنے کی مل کر کوشش کر رہے ہیں۔ اور آنے والے وقتوں میں خطہ؟ فارس کے اس حملے سے اگر مشرق وسطیٰ میں قائم خوف کا یہ بت ٹوٹ گیا تو اس کے نتائج کیا ہوں گے، اس پر یقینی طور پر انکل سام کے طفل کو نہ صرف سوچنا ہوگا بلکہ وہ لمحہ آنے سے پہلے ہی سرزمین قبلہ؟ اول پر جاری ظلم وستم کو روکنا ہوگا۔ ورنہ ایک دفعہ خوف کا یہ بت ٹوٹ گیا تو پھر اس کو اپنے وجود کی بقاء کے لالے پڑ جائیں گے اور ایسا نہ ہو کہ خطہ؟ فارس کا یہ حملہ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو جائے۔

بقیہ جات

بقیہ نوازشریف

تفصیلات بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مسلم لیگ ن کے قائد نوازشریف نئے پارٹی کو ازسرنو متحرک کرنے کیلئے پارٹی کے سینئر راہنماؤں کے ساتھ مشاورت کے بعد یہ تجویز دی ہے کہ حکومتی عہدوں اور پارٹی کے عہدوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے۔ انہوں نے مسلم لیگ ن کی صدارت اور سیکرٹری جنرل کی فوری تبدیلی کے بعد پارٹی کے دیگر عہدوں کا جائزہ لینے کی تجویز بھی دی ہے۔نواز شریف نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ آئندہ ہفتے پارٹی کی ڈویژن سطح کے عہدیداروں سے ملاقاتیں کر کے مزید معاملات پر ارکان کے ساتھ مشاورت کریں گے جبکہ ان ملاقاتوں میں اکثریتی رائے کو دیکھتے ہوئے پارٹی کی جنرل کونسل کا اجلاس بلانے یا نہ بلانے کا فیصلہ ہوگا۔ نوازشریف مرکز کی بجائے پنجاب پر فوکس کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ دریں اثناء آج کل یہ بات بھی سننے میں آ رہی ہے کہ پاکستان کی حکومت محض پنجاب میں ہی ہے جبکہ مرکز میں شہبازشریف پارٹی کے حوالے سے کوئی زیادہ بااختیار نہیں ہیں۔ دریں اثناء نمائندہ سپیکر نے بعدازاں واضع کیا کہ اس کی تصدیق پاکستان مسلم لیگ ن کے حلقوں نے کر دی ہے۔

بقیہ کلین چٹ

رپورٹ کے مطابق 1997 میں گاڑی توشہ خانہ کو سرنڈر کر دی گئی تھی جبکہ 2008 میں جب گاڑی نواز شریف نے خریدی تو وہ توشہ خانہ کی ملکیت ہی نہیں تھی۔

بقیہ فیض حمید

ہے اور سابق ڈی جی آئی ایس آئی لیفٹیننٹ جنرل (ر) فیض حمید کے خلاف ٹاپ سٹی اسکینڈل کی تحقیقات کے لئے اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دیدی ہے۔ذرائع کے مطابق میجر جنرل کی سربراہی میں تشکیل دی گئی، کمیٹی سابق ڈی جی آئی ایس آئی کی جانب سے اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہوئے ٹاپ سٹی انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر ناجائز مفادات حاصل کرنے کے الزامات کا جائزہ لے گی اور الزامات ثابت ہونے پر کارروائی کے لئے سفارشات بھی پیش کرے گی۔خیال رہے کہ چیف جسٹس قاضی فائزعیسی کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے اس کیس میں آرٹیکل 184 سی تین کے تحت کارروائی سے انکار کرتے ہوئے درخواست گزار کو وزارت دفاع سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔عدالت نے کہا تھا کہ ادارے کی عزت کا معاملہ ہے، اس لیے ادارے کو خود کارروائی کرنا چاہیے۔ جس پر وزارت دفاع کے احکامات پر پاک فوج کی قیادت نے ادارے کے خود احتسابی کے نظام کے تحت اپنے سابق افسر پر لگنے والے الزامات کی خود تحقیقات کا فیصلہ کیا ہے۔

بقیہ وزارت داخلہ

کی جائے۔وزارت داخلہ کی رپورٹ میں موقف اختیار کیا گیا کہ ایکس کی جانب سے پلیٹ فارم کے غلط استعمال سے متعلق حکومت پاکستان کے احکامات کی پاسداری نہیں کی گئی اس لیے ایکس پر پابندی لگانا ضروری تھا۔ ایکس کی بندش کیخلاف درخواست قانون اور حقائق کے منافی ہے۔ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ نے ایکس سے چیف جسٹس کیخلاف پروپیگنڈا کرنے والے اکاؤنٹس پر پابندی کی درخواست کی تھی۔رپورٹ کے مطابق ایکس حکام نے ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ کی درخواست کو نظرانداز کیا اور جواب تک نہ دیا۔ایکس حکام کا عدم تعاون پلیٹ فارم کے خلاف عارضی بندش سمیت ریگولیٹری اقدامات کا جواز ہے۔ایکس پاکستان میں رجسٹرڈ ہے اور نہ ہی پاکستانی قوانین کی پاسداری کے معاہدے کا شراکت دار ہے۔حکومت کے پاس ایکس کی عارضی بندش کے علاوہ کوئی راستہ موجود نہیں۔وزارت داخلہ کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ انٹیلیجنس ایجنسیوں کی درخواست پر وزارت داخلہ نے 17 فروری 2024 کو ایکس کی بندش کے احکامات جاری کیے۔ ایکس کی بندش کا فیصلہ قومی سلامتی اور امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کیلئے کیا گیا۔ شدت پسندانہ نظریات اور جھوٹی معلومات کی ترسیل کیلئے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ چند شرپسند عناصر کی جانب سے امن و امان کو نقصان پہنچانے اور عدم استحکام کو فروغ دینے کیلئے ایکس کو بطور آلہ استعمال کیا جا رہا ہے۔رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ایکس کی بندش کا مقصد آزادی اظہار رائے یا معلومات تک رسائی پر قدغن لگانا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا قانون کے مطابق ذمہ دارانہ استعمال ہے۔وزارت داخلہ پاکستان کے شہریوں کی محافظ اور قومی استحکام کی ذمہ دار ہے۔ اس سے قبل حکومت کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹک ٹاک پر بھی پابندی لگائی گئی تھی۔ ٹک ٹاک کی جانب سے پاکستانی قانون کی پاسداری کے معاہدے پر دستخط کے بعد پابندی ختم کردی گئی تھی۔رپورٹ کے مطابق ایکس کی بندش آئین کے آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی نہیں ہے۔سکیورٹی وجوہات کی بنا پر دنیا بھر میں مختلف ممالک کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پابندی عائد کی جاتی ہے

بقیہ پوپ فرانس

شروع ہوسکتی ہے۔چنانچہ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کا جلد اور فوری حل نکالا جائے۔انہوں نے زور دیا کہ تمام اقوام امن کے قیام کیلئے اسرائیل اور فلسطین کو دو ریاستوں کے طور پر رہنے میں مدد دیں۔انہوں نے تنازعے میں ایران ' اسرائیل کشیدگی پر بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس تنازعے سے مزید انسانوں کی زندگیاں خطرے میں پڑگئی ہیں

بقیہ خام مال

جبکہ ڈبلیو ٹی آئی 85 ڈالر فی بیرل کی سطح پر پہنچ گیا۔خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایران، اسرائیل کشیدگی میں اضافہ ہوتا ہے تو خام تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل تک بڑھ سکتی ہے۔

بقیہ لندن ہائیکورٹ

ان کے سکول میں زیر تعلیم 700 طلبہ میں سے نصف مسلمان ہیں جبکہ مارچ 2023ء میں تقریباً 30 طلبہ کا سکول کے احاطے میں نماز ادا کرنے سے سکول کے طلبہ میں تقسیم پیدا ہونے کے خدشہ کے پیش نظر گراونڈ میں نماز کی ادائیگی کو روک دیا گیا تھا۔انہوں نے موقف اختیار کیا کہ سکول کو طلبہ کی بہتری کیلئے فیصلے کرنے کی آزادی ہونی چاہیے اور سکولوں کو کسی کے مذہبی عقائد پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے اور نہ ہی سکولوں کو بچوں کے والدین کی پسند یا ناپسند کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ سکولوں کی اپنی پالیسی ہوتی ہے اور انہیں اسی پالیسی کے تحت ہی چلایا جانا چاہیے ۔ چنانچہ عدالت نے دلائل سننے کے بعد ہیڈ ٹیچر کے فیصلے کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

بقیہ شرح سود

اضافے کی بات کی تصدیق کی ہے اور واضح کیا ہے کہ جنوری کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں بیروزگاری کی شرح 3.9 فیصد ہوگئی جبکہ یہ 4 فیصد ہونے کی توقع ہے۔ دوسری طرف چانسلر جیریمی ہنٹ نے اجرتوں میں ہونے والے حقیقی اضافے کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے حال ہی ملازم پیشہ اور سیلف ایمپلائیڈ افراد کی نیشنل انشورنس میں اپریل سے جو کمی کی ہے، سے فرق محسوس ہونا شروع ہوجائے گا۔تاہم انکم ٹیکس کی حد 2028ء تک محدود کردنے کے باعث تنخواہوں میں اضافے سے لوگ اگلی سٹیج پر پہنچ گئے ہیں۔جبکہ ماہرین اقتصادیات کو تشویش ہے کہ تنخواہوں میں اضافے سے افراط زر میں دوبارہ اضافہ ہوسکتا ہے۔البتہ ماہر اقتصادیات راب ووڈ کا موقف ہے کہ تنخواہوں میں اضافے نے لیبر مارکیٹ کو بہت متاثر کیا اور اس کی بنیاد پر بینک آف انگلینڈ کی مالیاتی پالیسی کمیٹی شرح سود کم کرنے پر مجبور ہوجائے۔

بقیہ چرچ توڑ پھوڑ

نے چرچ کی املاک کو نقصان پہنچانے کی غرض سے تالے توڑے ہیں تو 15 پر پولیس کو کال کر دی گئی۔اس کے بعد تھانہ کینٹ کے پولیس کے اہلکاروں نے موقع واردات پر آ کر جائزہ لیا اور یقین دلایا کہ جو لوگ بھی اس واردات میں ملوث ہیں انہیں گرفتار کیا جائے گا ۔ابتدائی طور پر نامعلوم ملزمان کے خلاف درخواست دے دی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بہت جلد نامعلوم شر پسند عناصر کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی جائے گی ۔یونس بھٹی نے بتایا کہ جن شر پسند عناصر نے چرچ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے ان کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے ۔موقع واردات پر ڈوگ لائے جائیں اور جائزہ لیا جائے ۔جن عناصر نے چرچ کے اردگرد لگے کیمروں کی تاریں کاٹی ہیں ان کے فنگر پرنٹ کی تحقیق کر کے انہیں سخت سزا دی جائے۔ یونس بھٹی نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ یہ عناصر اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈوں کا سہارا لے رہے ہیں ۔ریور ڈاکٹر آئی ڈی شہباز پریس بٹیرین چرچ ججے ساہیاں میں تالے توڑنے کی واردات چرچ کی بے یہ چرچ کی بے حرمتی ہے ۔ایسے عناصر کو گرفتار کر کے ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

بقیہ پروازیں متاثر

کی وجہ سے سینکڑوں مسافر دبئی ایئرپورٹ پر پھنس گئے۔ذرائع کے مطابق پاکستان سے دبئی جانے والی پی آئی اے کی پرواز پی کے 203 اور واپس آنے والی پرواز پی کے 204 منسوخ ہوگئی۔ پاکستان سے شارجہ جانے والی پرواز پی کے 185 اور سیرین ایئر کی پرواز ای آر 1723 دس گھنٹے سے زائد تاخیر کا شکار ہیں۔دبئی سے پاکستان آنے والی پرواز ای آر 1724 نو گھنٹے کی تاخیر سے کل صبح پہنچے گی۔ ایئربلیو کی پرواز ای کے 622 ساڑھے تین گھنٹے تاخیر کا شکار ہے۔دبئی سے پاکستان آنے والی ایئربلیو کی پرواز پی اے 411 ساڑھے تین گھنٹے تاخیر کا شکار ہے۔

بقیہ مصری ادارہ

خروش کے ساتھ منائی جاتی ہے۔عرب میڈیا کے مطابق مصر میں وزارت اعلیٰ تعلیم اور سائنسی تحقیق کے قومی ادارہ برائے فلکیات کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ یکم ذی الحجہ 7 جون بروز جمعے کو ہوگی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ماہ ذی الحج 1445ھ کا نیا چاند سورج غروب ہونے کے بعد سے مکہ معظمہ کے آسمان پر 11 منٹ اور قاہرہ میں 18 منٹ تک رہے گا۔ مصر کے فلکیاتی ادارے کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اس حساب سے وقوف عرفہ 15 جون اور عیدالاضحیٰ 16 جون کو ہوگی تاہم سعودی عرب کی طرف سے عیدالاضحیٰ کا چاند نظر آنے کے اعلان کے بعد ہی حتمی رائے قائم کی جاسکتی ہے۔

بقیہ تعزیتی ریفرنس

رسالت گجر، احمد وڑائچ ایڈووکیٹ، محمد اشفاق انصاری، میاں وسیم احمد، اسداللہ بھنگل، رانا طاہر خان، محمد شاہد بٹ صدر پیغام ویلفیئر فاؤنڈیشن، محمد اسامہ، عبدالستار انصاری، نعیم مقصود کے علاوہ ڈسکہ کی سیاسی سماجی مذہبی اور کاروباری شخصیات صحافیوں و دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی

بقیہ قائداعظم یونیورسٹی

میں شامل ہوگئے ہیں۔ جامعات کی درجہ بندی کے عالمی ادارے کیو ایس کی جانب سے گزشتہ ایک سال میں قائداعظم یونیورسٹی کی تحقیق میں بہتری کا اعتراف کرتے ہوئے قائداعظم یونیورسٹی کو 6 مضامین میں پاکستان میں بھی نمبر ایک قرار دے دیا گیا ہے۔قائداعظم یونیورسٹی فزکس، آسٹرانومی، ریاضی، سٹیٹسٹکس، آپریشنل ریسرچ اور فارمیسی و فارماکالوجی میں دنیا کے بہترین 201-250 اداروں میں شامل ہوگئی ہے، اسی طرح میٹیریل سائنسز، کیمسٹری، ایگریکلچر و فاریسٹری میں دنیا کے بہترین 251-300 اداروں میں جگہ بنائی ہے۔شعبہ جاری کارکردگی میں قائد اعظم یونیورسٹی بائیولوجیکل سائنسز، اکنامکس، اکانومیٹرکس میں دنیا کے بہترین 351-400، اینوائرمینٹل، کمپیوٹر سائنسز، انفارمیشن سسٹم میں دنیا کے بہترین 401-450 اداروں، بزنس اینڈ مینجمنٹ اسٹڈیز میں دنیا کے بہترین 451 سے 500 اداروں میں شامل ہوگئی ہے۔عالمی سطح پر رینکنگ میں شاندار کامیابی پر قائداعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نیاز احمد نے یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ کو مبارک باد ہے اور اساتذہ نے کہا کہ گزشتہ ایک سال میں قائداعظم یونیورسٹی کے تمام شعبوں کا تعلیمی اور تحقیقی معیار مزید بلند ہوا ہے۔اساتذہ کا کہنا تھا کہ تعلیم اور تحقیق میں بہتری کے باعث ایک سال میں ہی قائداعظم یونیورسٹی کی رینکنگ میں کئی درجے بہتری ہوئی اور ایک سال میں عالمی رینکنگ میں کئی درجے بہتری ڈاکٹر نیاز احمد کے اقدامات سے ممکن ہوئی ہے۔

بقیہ عمران خان

کرنے والے میڈیا نمائندگان کو کمرہ عدالت سے باہر نکال دیا جائے گا۔ایس او پیز کے مطابق سوال کرنے والے میڈیا نمائندگان پر دوبارہ جیل داخلے پر پابندی ہوگی۔

بقیہ امیگریشن پالیسی

تنخواہ پر بلوا سکتے تھے لیکن اب یہ سہولت ختم کردی گئی ہے اور ساتھ ہی ورکروں کی کمی کا شکار شعبوں کو محدود کردیا گیا ہے۔جون 2023ء میں جو 1,180,000 افراد برطانیہ آنے والے افراد سے توقع تھی کہ وہ ایک برس قیام کریں گے۔ تاہم ان میں سے محض 508,000 افراد ملک چھوڑ کر گئے اور نیٹ مائیگریشن 672,000 رہی۔

بقیہ سی پی ڈی آئی

کونسلر فضل حسین 'ڈاکٹر سموئیل' فریاد مسیح' ہیومن رائٹس ڈیفنڈر محسن جاوید 'ابرام 'صفیان 'انیتا 'منیشا کو لوکل حکومت اور امن کے حوالہ سے باری باری اپنے خیالات شیئر کرنے کا موقع دیا۔ پروگرام نظامت کے فرائض سونیل اور نشا نے ادا کیئے۔

بقیہ ایران پابندیاں

اظہار امریکی وزیرخزانہ جینٹ ییلن نے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے اجلاس کے موقع پر ایک نیوز کانفرنس میں کیا۔جینٹ ییلن نے بتایا کہ ان پابندیوں کا مقصد ایران کی دہشت گردوں کی مالی معاونت کو روکنا ہے۔امریکی وزیرخزانہ نے کہا کہ واضح طور پر ایران اب بھی کچھ ممالک کو تیل کی برآمدات جاری رکھے ہوئے ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی ممکنہ طور پر دہشت گردوں کی مالی معاونت میں استعمال ہوسکتی ہے۔ادھر ایک امریکی سینئر اہلکار نے کہا کہ ہم نے چین اور جی-7 ممالک سمیت دنیا بھر کے تمام بڑے سپلائرز کے ساتھ بات کی ہے تا کہ ان تمام ممالک کو ایران سے درآمدات کو روک سکیں۔یاد رہے کہ شام میں اپنے سفارت خانے پر حملے کے جواب میں ایران نے 3 روز قبل اسرائیل پر سیکڑوں ڈرونز اور میزائلوں سے تابڑ توڑ حملے کیئے تھے۔